1st Choice of Position Holders

یونیک نوٹس

اسلامیات 11

PECTA کے نئے نصاب اور بورڈ پیپرن 2025ء کے عین مطابق

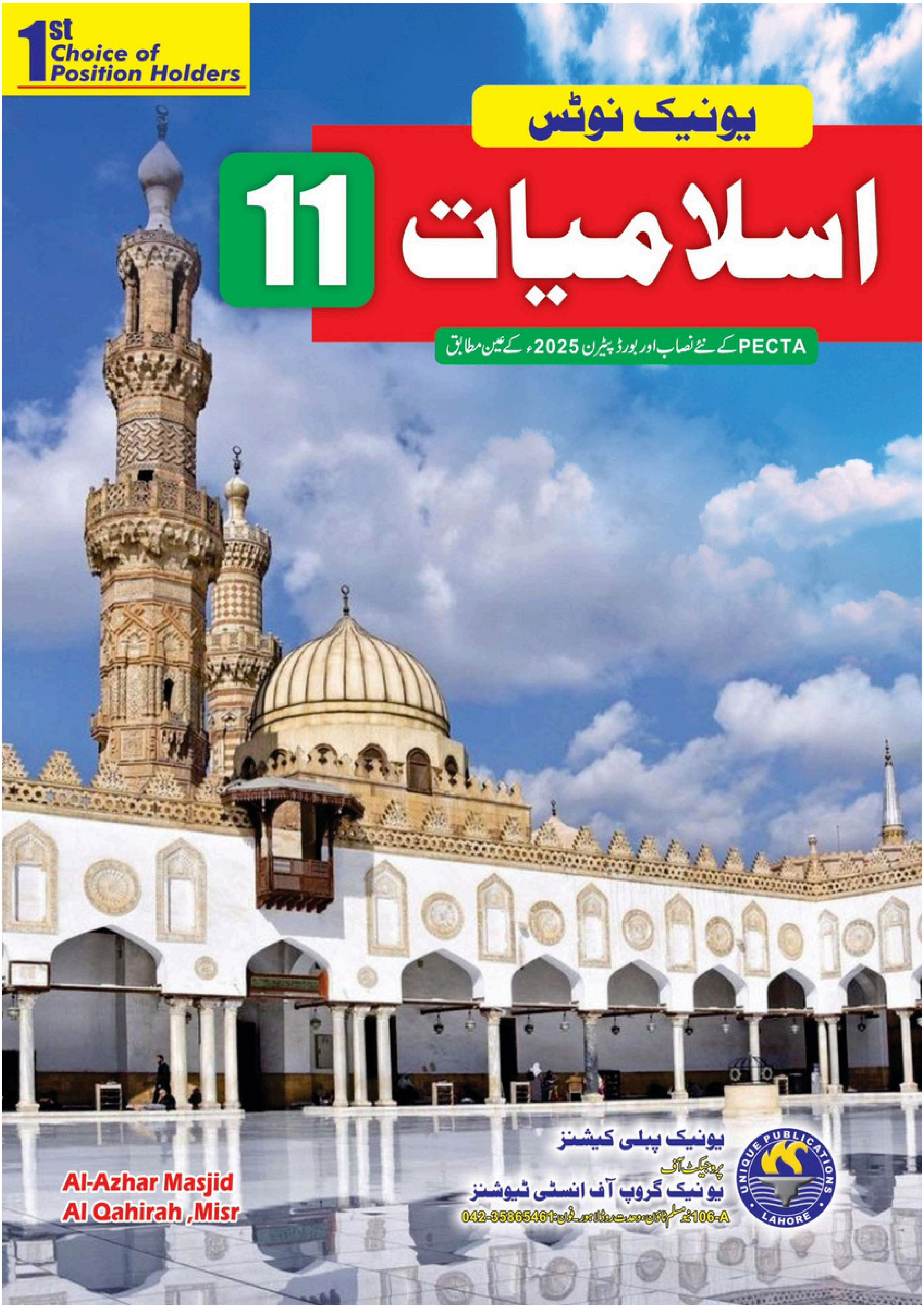

Al-Azhar Masjid
Al Qahirah ,Misr

یونیک پبلی کیشنز
پروجیکٹ آف
یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز
A-106 مسلم ٹاؤن، وحدت روڈ لاہور۔ فون: 042-35865461

﴿فہرست﴾

باب اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(الف)	علوم القرآن	1
(ب)	علوم الحدیث	12

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(1) ایمانیات

(الف)	توحید کے دلائل اور تقاضے	24
(ب)	رسالت محمدی خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خصوصیات	38
(ج)	ملائکہ پر ایمان	49
(د)	کُتُب سماویہ پر ایمان	56
(ہ)	آخرت پر ایمان	63

(2) عبادات

(الف)	فلسفۂ نماز	71
(ب)	فلسفۂ زکوٰۃ و صدقات	81
(ج)	فلسفۂ صوم	89
(د)	فلسفۂ حج و قربانی	96

باب سوم: سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(الف)	نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور مثالی سربراہِ خاندان	104
(ب)	نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور مثالی سربراہِ ریاست	111
(ج)	نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور مثالی سپہ سالار	118
(د)	نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات	124

باب چہارم: اَخلاق و آداب

(الف)	اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت	130
(ب)	اخلاقی رذائل سے اجتناب	137
(ج)	معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب	146

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

(الف)	حقوق العباد (اساتذہ کرام، معاون عملہ، زوجین، اولاد، بیوہ)	153
(ب)	وراثت کی اسلامی تعلیمات	164
(ج)	نکاح و طلاق کی اسلامی تعلیمات	170

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف)	خلافت راشدہ	182
(ب)	ائمہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	193
(ج)	صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم (پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)	210

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف)	قانون کی پاسداری	216
(ب)	نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں	224
(ج)	اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں	232
	ماڈل پرچہ اسلامیات	238

publications.unique.edu.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

باب اوّل
قرآن مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ
(الف) عُلُوم القرآن

مشقی کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے: 11081001

(الف) قرآن مجید (ب) اسراء و معراج (ج) شقُّ القمَر (د) ردُّالشّمس

2۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتب کے لیے ہے: 11081002

(الف) ترجمہ (ب) نگران (ج) تشریح (د) دیباچہ

3۔ قیامت تک پیش آنے والے مسائل کا حل اور راہ نمائی موجود ہے: 11081003

(الف) تورات میں (ب) انجیل میں (ج) زبور میں (د) قرآن مجید میں

4۔ عقائد، عبادات، معاشرت اور اخلاقیات کے جامع بیان کی حامل کتاب ہے: 11081004

(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) انجیل (د) زبور

5۔ مکی سورتوں میں بیان ہے: 11081005

(الف) خاندانی و تمدنی قوانین کا (ب) ریاستی امور کا (ج) جہاد و قتال کا (د) توحید و رسالت کا

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

6۔ وہ علوم جو مفسرین قرآن نے مضامین قرآن سے اخذ کیے ہیں: 11081006

(الف) علومِ حدیث (ب) علومِ قرآن (ج) علومِ فقہ (د) تاریخی علوم

7۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے: 11081007

(الف) تجارت کا (ب) خوش حالی کا (ج) ہدایت کا (د) سائنسی ترقی کا

8۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی کتاب ہے: 11081008

(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) درمیانی (د) آخری

9۔ قرآن مجید کا مخاطب ہے: 11081009

(الف) پوری خلقت (ب) پوری انسانیت (ج) پوری کائنات (د) تمام مخلوقات

10۔ قرآن مجید جاننے کا ذریعہ ہے: 11081010

(الف) سائنسی علوم (ب) عقلی علوم (ج) اللہ تعالیٰ کی منشا (د) فلسفہ و حکمت

11۔ قرآن مجید میں جن الفاظ سے تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے: 11081011

(الف) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ب) یٰاَیُّھَا النَّاسُ (ج) یٰاَھْلَ الْکِتَابِ (د) یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

publications.unique.edu.pk

12۔ قرآن مجید تمام انسانیت کے لیے ہے: 11081012

(الف) خوش خبری (ب) تنبیہ (ج) نصیحت (د) مشورہ

13۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر دور، ہر علاقے اور ہر نسل کے لیے ہیں اور یہی اس کی ہے: 11081013

(الف) عالم گیریت (ب) ابدیت (ج) جامعیت (د) کاملیت

14۔ وحی کا سلسلہ شروع ہوا تھا: 11081014

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے (ب) حضرت نوح علیہ السلام سے

(ج) حضرت آدم علیہ السلام سے (د) حضرت ادریس علیہ السلام سے

15۔ دین مکمل کر دیا گیا ہے: 11081015

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

(ج) حضرت یحییٰ علیہ السلام پر (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر

16۔ قرآن مجید نے تمام سابقہ آسمانی کتابوں کو کر دیا ہے: 11081016

(الف) منسخ (ب) منسوخ (ج) فراموش (د) مکمل

17۔ قرآن مجید ہے: 11081017

(الف) ایک مکمل نظریہ (ب) ایک مکمل فلسفہ (ج) ایک مکمل سائنس (د) ایک مکمل ضابطۂ حیات

18۔ آسمانی ہدایت کی کامل ترین صورت ہے: 11081018

(الف) سائنس (ب) منطق (ج) آرٹیفشل انٹیلیجنس (د) قرآن مجید

19۔ ''قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں''، کہلاتی ہے: 11081019

(الف) ازلیت (ب) ابدیت (ج) عبدیت (د) عالم گیریت

20۔ ''قرآن مجید کی تعلیمات ہر زمانے کے لیے قابل عمل ہیں''، کہلاتی ہے: 11081020

(الف) کاملیت (ب) جامعیت (ج) ابدیت (د) عملیات

21۔ قرآن مجید ہر عہد اور زمانے کے لیے سرچشمہ ہے: 11081021

(الف) ازلی ہدایت کا (ب) عبدی ہدایت کا (ج) ابدی ہدایت کا (د) عقلی ہدایت کا

22۔ قرآن مجید پاروں پر مشتمل ہے: 11081022

(الف) بیس(20) (ب) تیس(30) (ج) چالیس(40) (د) پچاس(50)

23۔ قرآن مجید سورتوں پر مشتمل ہے: 11081023

(الف) 110 (ب) 114 (ج) 115 (د) 120

24۔ آیات احکام سے فقہائے اسلام جواب اخذ کرتے ہیں: 11081024

(الف) فقہی مسائل کے (ب) عقلی مسائل کے (ج) اعتقادی مسائل کے (د) اخلاقی مسائل کے

publications.unique.edu.pk

25۔ قرآن مجید کے ذریعے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے: 11081025
(الف) شہرت (ب) دولت (ج) دنیا (د) رفعت

26۔ جو سورتیں ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں، کہلاتی ہیں: 11081026
(الف) ابتدائی سورتیں (ب) مدنی سورتیں (ج) مکی سورتیں (د) اولین سورتیں

27۔ جو سورتیں ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں، کہلاتی ہیں: 11081027
(الف) مکی سورتیں (ب) مدنی سورتیں (ج) اختتامی سورتیں (د) طویل سورتیں

28۔ مکہ مکرمہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مخاطب تھے: 11081028
(الف) مشرکین (ب) منافقین (ج) اہلِ کتاب (د) بنی اسرائیل

29۔ مکی سورتوں میں تلقین کی گئی ہے: 11081029
(الف) جہاد و قتال کی (ب) صبر و استقامت کی (ج) خاندانی قوانین کی (د) معاشی اصول کی

30۔ مدنی سورتوں میں بیان ہوا ہے: 11081030
(الف) صبر و استقامت کا (ب) اخلاقیات کا (ج) عقائد کا (د) جہاد و قتال کا

31۔ مکی سورتوں کا اسلوب ہے: 11081031
(الف) فصیح و بلیغ (ب) نرم (ج) سخت (د) سادہ و سلیس

32۔ مدنی سورتوں کا اسلوب ہے: 11081032
(الف) سادہ و سلیس (ب) فصیح (ج) بلیغ (د) رجزیہ

33۔ ہجرت کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے: 11081033
(الف) مکہ مکرمہ (ب) طائف (ج) حبشہ (د) مدینہ منورہ

34۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ آتے ہی بنیاد رکھی: 11081034
(الف) اسلامی ملت کی (ب) اسلامی امت کی (ج) اسلامی ریاست کی (د) اسلامی معیشت کی

35۔ مدنی سورتوں میں عموماً جن الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے: 11081035
(الف) یَاَیُّهَا النَّاسُ (ب) یَاَیُّهَا الْاِنْسَانُ
(ج) یَاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (د) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

36۔ القرآن کا معنی ہے: 11081036
(الف) سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب (ب) وعظ و نصیحت والی کتاب
(ج) حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب (د) روشنی دکھانے والی کتاب

37۔ اَلذِّکْرُ کا معنی ہے: 11081037
(الف) روشنی دکھانے والی کتاب (ب) وعظ و نصیحت والی کتاب (ج) کھلی اور واضح راہ نمائی (د) واضح دلیل

publications.unique.edu.pk

38۔ اَلْفُرْقَانُ کامعنی ہے: 11081038
(الف) واضح دلیل (ب) زبردست کتاب
(ج) حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب (د) بابرکت کتاب

39۔ اَلْکِتَابُ کامعنی ہے: 11081039
(الف) اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب (ب) شفاء والی کتاب (ج) عزت والی کتاب (د) حق و سچ کا بیان

40۔ اَلتَّنْزِیْلُ کامعنی ہے: 11081040
(الف) حق و سچ کا بیان (ب) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب (ج) زبردست کتاب (د) شفاء والی کتاب

41۔ اَلنُّوْرُ کامعنی ہے: 11081041
(الف) روشنی دکھانے والی کتاب (ب) عزت والی کتاب (ج) بزرگی والی کتاب (د) بابرکت کتاب

42۔ اَلْبُرْهَانُ کامعنی ہے: 11081042
(الف) بابرکت کتاب (ب) بزرگی والی کتاب (ج) عزت والی کتاب (د) واضح دلیل

43۔ اَلْمُبِیْنُ کامعنی ہے: 11081043
(الف) علم و معرفت کا خزانہ (ب) زبردست کتاب (ج) کھلی اور واضح راہ نمائی (د) بزرگی والی کتاب

44۔ اَلْعَزِیْزُ کامعنی ہے: 11081044
(الف) واضح دلیل (ب) زبردست کتاب (ج) شفاء دینے والی کتاب (د) بابرکت کتاب

45۔ اَلْکَرِیْمُ کامعنی ہے: 11081045
(الف) عزت والی کتاب (ب) روشنی دکھانے والی کتاب (ج) کھلی اور واضح راہ نمائی (د) واضح دلیل

46۔ اَلشِّفَآءُ کامعنی ہے: 11081046
(الف) علم و معرفت کا خزانہ (ب) شفاء دینے والی کتاب (ج) عزت والی کتاب (د) حق و سچ کا بیان

47۔ اَلْعِلْمُ کامعنی ہے: 11081047
(الف) عزت والی کتاب (ب) کھلی اور واضح راہ نمائی (ج) علم و معرفت کا خزانہ (د) حق و سچ کا بیان

48۔ اَلْحَکِیْمُ کامعنی ہے: 11081048
(الف) حکمت و دانائی سے بھرپور کتاب (ب) حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب
(ج) سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب (د) اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب

49۔ اَلْمَجِیْدُ کامعنی ہے: 11081049
(الف) حق و سچ کا بیان (ب) بزرگی والی کتاب (ج) شفاء والی کتاب (د) واضح دلیل

50۔ اَلْمُبَارَكُ کامعنی ہے: 11081050
(الف) واضح دلیل (ب) شفاء دینے والی کتاب (ج) بابرکت کتاب (د) بزرگی والی کتاب

publications.unique.edu.pk

51۔ اَلْحَقُّ کا معنی ہے: 11081051
(الف) شفاء دینے والی کتاب (ب) بابرکت کتاب (ج) عزت والی کتاب (د) حق وصداقت کا بیان

52۔ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے: 11081052
(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

53۔ آسمانی کتب کا نگران قرار دیا گیا ہے: 11081053
(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

54۔ قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے: 11081054
(الف) علوم القرآن (ب) عالم گیریت (ج) کاملیت (د) جامعیت

55۔ قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں: 11081055
(الف) کاملیت (ب) جامعیت (ج) ابدیت (د) عالم گیریت

56۔ قرآن مجید زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت اور جامع کتاب ہے: 11081056
(الف) ابدیت (ب) کاملیت (ج) جامعیت (د) آفاقیت

57۔ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب: 11081057
(الف) القرآن (ب) الذکر (ج) الفرقان (د) الحق

58۔ حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب: 11081058
(الف) الکتاب (ب) العزیز (ج) المجید (د) الفرقان

59۔ ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشرت اور حدود وقصاص جیسے موضوعات ہیں: 11081059
(الف) آیتِ کریمہ (ب) آیت الکرسی (ج) آیاتِ احکام (د) آیاتِ جہاد

جوابات

1	الف	2	ب	3	د	4	الف	5	د	6	ب
7	ج	8	د	9	ب	10	ج	11	ب	12	ج
13	الف	14	ج	15	د	16	ب	17	د	18	د
19	ب	20	ج	21	ج	22	ب	23	ب	24	الف
25	د	26	ج	27	ب	28	الف	29	ب	30	د
31	الف	32	الف	33	د	34	ج	35	د	36	الف
37	ب	38	ج	39	الف	40	ب	41	الف	42	د
43	ج	44	ب	45	الف	46	ب	47	ج	48	الف
49	ب	50	ج	51	د	52	د	53	الف	54	ب

publications.unique.edu.pk

55	الف	56	ج	57	الف	58	د	59	ج		

مشقی مختصر سوالات

1۔ قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے، مختصر تحریر کریں۔ 11081060

جواب: عالم گیریت سے مراد ہے کہ قرآن مجید کی مخاطب پوری انسانیت ہے۔ پہلی آسمانی کتابیں کسی خاص قوم، علاقے یا نسل کے لیے نازل ہوئی تھیں لیکن قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے جو ہر قسم کے علوم و معارف کا خزینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی منشا جاننے کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ '' کے الفاظ سے تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ صراحت کی گئی ہے کہ قرآن مجید تمام انسانیت کے لیے ہدایت کا پیغام اور نصیحت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ (سورۃ اِبْرٰهِیْم :52)

ترجمہ: یہ (قرآن) انسانوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کا) پیغام ہے۔

الغرض قرآن مجید کی تعلیمات ہر دور، ہر علاقے اور ہر نسل کے لیے ہیں اور یہی اس کی عالم گیریت ہے۔

2۔ قرآن مجید کی ابدیت کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔ 11081061

جواب: ابدیت سے مراد ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں۔ یہ کتاب ہدایت دین و دنیا کی سعادت کا سرچشمہ اور تمام امور کے لیے میزان ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر زمانے کے لیے قابل عمل ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات ایسی فطری ہیں کہ ہر عہد کے انسان کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات اس کی راہ نمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات قیامت تک کے لوگوں کے لیے یکساں نفع بخش اور قابل عمل ہیں گویا قرآن مجید ہر عہد اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے ابدی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

3۔ قرآن مجید کے چار اسماء کا مفہوم تحریر کریں۔ 11081062

جواب: قرآن مجید کے چار اسماء مع مفہوم درج ذیل ہیں:

اَلْقُرْاٰنُ	سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب
اَلْمَجِیْدُ	بزرگی والی کتاب
اَلْمُبِیْنُ	کھلی اور واضح راہ نمائی
اَلْحَقُّ	حق و صداقت کا بیان
اَلْكِتَابُ	اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب

4۔ مکی اور مدنی سورتوں کے کوئی سے دو فرق واضح کریں۔ 11081063

جواب: **مکّی سورتیں:**

جو سورتیں ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں۔ (۱) مکّہ مکرّمہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کے مخاطب مشرکین مکہ تھے چناں چہ مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ (۲) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے، گزشتہ امتوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، عقائد کی درستی اور اخلاق کی اصلاح پر زور دیا گیا ہے اور بت پرستی کی مدلّل تردید کی گئی ہے۔ (۳) مکی سورتوں میں اہلِ عرب کی فصاحت و بلاغت کے تناظر میں لفظی محاسن اور معجزانہ شان کا اظہار کیا گیا ہے۔

publications.unique.edu.pk

(۴) مکی سورتوں اور آیات میں بالعموم پوری انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے اور '' یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ '' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

مدنی سورتیں:

ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (۱) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے مدینہ منورہ آتے ہی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی لہٰذا مدنی سورتوں میں جہاد و قتال کے احکام، حدود و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔ (۲) مدنی سورتوں میں عموماً '' یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا '' کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔ (۳) مدنی سورتوں کا انداز بیان سادہ اور سلیس ہے۔

5۔ آیاتِ احکام کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔ 11081064

جواب: آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے احکام اور قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرتی قوانین اور حدود و قصاص جیسے موضوعات شامل ہیں۔ آیات احکام کو فقہائے اسلام اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان سے فقہی مسائل کے جواب اخذ کرتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟ 11081065

جواب: علوم القرآن سے مراد وہ علوم ہیں جو مفسرین قرآن نے مضامینِ قرآن سے اخذ کیے ہیں۔ مکی و مدنی سورتیں، محکمات و متشابہات، سورتوں اور آیات کا شانِ نزول، حروف مقطعات، ناسخ و منسوخ وغیرہ۔

7۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیے۔ 11081066

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر تقریباً تئیس (23) سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی ہدایت کا پیغام ہے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ ہے، جو قیامت تک زندہ رہے گا۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دیگر آسمانی کتب کا نگران بھی قرار دیا ہے۔ قرآن مجید بے شمار خصوصیات کا حامل اور ہر اعتبار سے بے مثل کلام ہے۔

8۔ قرآن مجید کی کاملیت سے کیا مراد ہے؟ 11081067

جواب: کاملیت کا معنٰی ہے کہ قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں۔ وحی کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر آ کر ختم ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر دین مکمل کر دیا گیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید نے سابقہ تمام آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب قرآن مجید ہی تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی کامل ترین صورت میں تمام انسانیت کے عمل کے لیے موجود ہے۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورة التكوير:27)

ترجمہ: (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے ہدایت کی کامل ترین صورت میں موجود ہے۔

9۔ قرآن مجید کی جامعیت سے کیا مراد ہے؟ 11081068

جواب: جامعیت سے مراد ہے کہ قرآن مجید میں تمام شعبوں کے لیے مکمل راہ نمائی ہے۔ قرآن مجید زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت اور

publications.unique.edu.pk

جامع کتاب ہے۔ بعض آسمانی کتابوں میں صرف اخلاقی ہدایات کا بیان تھا، بعض میں صرف عقائد و عبادات اور دعاؤں کا بیان تھا اور بعض میں صرف قانونی مسائل کا بیان تھا لیکن قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین کا جامع بیان موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ النحل: 89)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔

الغرض قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے جس میں قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل کے حل کے لیے راہ نمائی موجود ہے۔

10۔ قرآن مجید کے چار ذاتی نام اور ان کا مفہوم تحریر کریں۔ 11081069

جواب: قرآن مجید کے چار ذاتی نام اور ان کا مفہوم:

اَلْقُرْاٰنُ	سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب
اَلذِّکْرُ	وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب
اَلْفُرْقَانُ	حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب
اَلتَّنْزِیْلُ	اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ کتاب

11۔ قرآن مجید کے چار صفاتی نام اور ان کا مفہوم تحریر کریں۔ 11081070

جواب: قرآن مجید کے چار صفاتی نام اور ان کا مفہوم:

اَلنُّوْرُ	روشنی دکھانے والی کتاب	اَلْبُرْهَانُ	واضح دلیل
اَلْعَزِیْزُ	زبردست کتاب	اَلْکَرِیْمُ	عزت والی کتاب
اَلشِّفَآءُ	شفاء دینے والی کتاب	اَلْعِلْمُ	علم و معرفت کا خزانہ
اَلْحَکِیْمُ	حکمت و دانائی سے بھرپور کتاب	اَلْمُبَارَكُ	بابرکت کتاب

12۔ قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کے فوائد و ثمرات مختصر تحریر کریں۔ 11081071

جواب: قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کے کئی دنیاوی اور اخروی ثمرات ہیں۔ قرآن مجید ایک دستورِ حیات ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رفعت عطا کرتا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہونا چاہیے کہ قرآن مجید جیسے فضائل اور خصوصیات کسی کتاب میں نہ ہیں اور نہ ہوں گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے قرآن مجید کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا انھوں نے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کی۔ مسلمانوں کو قرآن مجید سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ دین و دنیا میں سرخرو ہوسکیں۔

13۔ مکی اور مدنی سورتوں کی تعریف لکھیے۔ 11081072

جواب: جو سورتیں ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

1۔ قرآن مجید کی خصوصیات پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔ 11081073

جواب: **قرآنِ مجید کا تعارف**

publications.unique.edu.pk

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر تقریباً تئیس (23) سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی ہدایت کا پیغام ہے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ ہے، جو قیامت تک زندہ رہے گا۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دیگر آسمانی کتب کا نگران بھی قرار دیا ہے۔

قرآنِ مجید کی نمایاں خصوصیات

قرآن مجید بے شمار خصوصیات کا حامل اور ہر اعتبار سے بے مثل کلام ہے۔ قرآن کریم کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

کلامِ الٰہی

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں''۔ (سورۃ التوبہ:6)

قرآن مجید کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے۔

محفوظ کلام

قرآن مجید دنیا کی محفوظ ترین کتاب ہے کیوں کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔''
(سورۃ الحجر:9)

معجزاتی کلام

قرآن مجید ایک ایسا معجزہ ہے جس کی زبان، نظم، فصاحت و بلاغت اور اثر انگیزی سب معجزہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور اگر تم شک میں ہو اس (کلام کی سچائی) کے بارے میں جو ہم نے اپنے (خاص) بندہ پر نازل کیا ہے تو اس طرح کی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' (سورۃ البقرۃ:23)

عالم گیریت

عالم گیریت سے مراد ہے کہ قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے۔ پہلی آسمانی کتابیں کسی خاص قوم، علاقے یا نسل کے لیے نازل ہوئی تھیں لیکن قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے جو ہر قسم کے علوم و معارف کا خزینہ ہے اور اللہ کی منشا جاننے کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں '' یٰاَیُّهَا النَّاسُ '' کے الفاظ سے تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ صراحت کی گئی ہے کہ قرآن مجید تمام انسانیت کے لیے ہدایت کا پیغام اور نصیحت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ (سورۃ ابرٰهيم:52)

ترجمہ: یہ (قرآن) انسانوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کا) پیغام ہے۔

الغرض قرآن مجید کی تعلیمات ہر دور، ہر علاقے اور ہر نسل کے لیے ہیں اور یہی اس کی عالم گیریت ہے۔

کاملیت

کاملیت کا معنٰی ہے کہ قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں۔ وحی کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ نبی کریم

publications.unique.edu.pk

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر آ کر ختم ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر دین مکمل کر دیا گیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید نے سابقہ تمام آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب قرآن مجید ہی سابقہ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی مکمل ترین صورت میں قیامت تک تمام انسانیت کے عمل کے لیے موجود ہے۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (سُورَةُ التكوير:27)

ترجمہ: (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

جامعیت

جامعیت سے مراد ہے کہ قرآن مجید میں تمام شعبوں کے لیے مکمل راہ نمائی ہے۔ قرآن مجید زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت اور جامع کتاب ہے۔ بعض آسمانی کتابوں میں صرف اخلاقی ہدایات کا بیان تھا، بعض میں صرف عقائد و عبادات اور دعاؤں کا بیان تھا، بعض میں صرف قانونی مسائل ذکر ہوئے تھے لیکن قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین کا جامع بیان موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ النحل:89)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔

الغرض قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے جس میں قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل کے حل کے لیے راہ نمائی موجود ہے۔

ابدیت

ابدیت سے مراد ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں۔ یہ کتاب ہدایت دین و دنیا کی سعادت کا سرچشمہ اور تمام امور کے لیے میزان ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر زمانے کے لیے قابل عمل ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات ایسی فطری ہیں کہ ہر عہد کے انسان کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات اس کی راہ نمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات قیامت تک کے ہر علاقے اور ہر عہد کے لوگوں کے لیے یکساں نفع بخش اور قابل عمل ہیں گویا قرآن مجید ہر عہد اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے ابدی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ

قرآن مجید کے متعدد ذاتی اور صفاتی نام ہیں جو قرآن مجید کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

اَلْقُرْاٰنُ	سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب		
اَلذِّكْرُ	وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب	اَلْفُرْقَانُ	حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب
اَلْكِتَابُ	اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب	اَلتَّنْزِيْلُ	اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ کتاب
اَلنُّوْرُ	روشنی دکھانے والی کتاب	اَلْبُرْهَانُ	واضح دلیل
اَلْمُبِيْنُ	کھلی اور واضح راہ نمائی	اَلْعَزِيْزُ	زبردست کتاب
اَلْكَرِيْمُ	عزّت والی کتاب	اَلشِّفَآءُ	شفاء دینے والی کتاب
اَلْعِلْمُ	علم و معرفت کا خزانہ	اَلْحَكِيْمُ	حکمت و دانائی سے بھرپور کتاب
اَلْمَجِيْدُ	بزرگی والی کتاب	اَلْمُبَارَكُ	بابرکت کتاب
اَلْحَقُّ	حق و صداقت کا بیان		

publications.unique.edu.pk

مکی اور مدنی سورتیں اور ان کی خصوصیات

قرآن مجید تیس پاروں اور ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے۔ جو سورتیں ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔ مکّہ مکرّمہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کے مخاطب مشرکین مکہ تھے چناں چہ مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ اور مسلمانوں کو صبر واستقامت کی تلقین کی گئی ہے، گزشتہ امتوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، عقائد کی درستی اور اخلاق کی اصلاح پر زور دیا گیا ہے اور بت پرستی کی مدلّل تردید کی گئی ہے۔ مکی سورتوں میں اہلِ عرب کی فصاحت وبلاغت کے تناظر میں لفظی محاسن اور معجزانہ شان کا اظہار کیا گیا ہے۔ مکی سورتوں میں عموماً ”یٰاَیُّھَا النَّاسُ“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

ہجرت کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کی صورت حال مختلف تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ نے مدینہ منورہ آتے ہی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی لہٰذا مدنی سورتوں میں جہاد وقتال کے احکام، حدود وفرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔

مدنی سورتوں میں عموماً ”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا“ کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔ مدنی سورتوں کا انداز بیان سادہ اور سلیس ہے۔

آیاتِ احکام

آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے احکام اور قوانین بیان کیے گئے ہیں، ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرتی قوانین اور حدود وقصاص جیسے موضوعات شامل ہیں۔ آیاتِ احکام کو فقہائے اسلام اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان سے فقہی مسائل کے جواب اخذ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں تقریباً 500 آیات احکام موجود ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی عالم گیریت، کاملیت اور ابدیت پر یقین رکھتے ہوئے اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں کیوں کہ قرآن مجید ایک دستورِ حیات ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رفعت عطا کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے قرآن مجید کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا انھوں نے دین ودنیا میں کامیابی حاصل کی۔ مسلمانوں کو قرآن مجید سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ دین ودنیا میں سرخرو ہوسکیں۔

publications.unique.edu.pk

(ب) عُلوم الحدیث

مشقی کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو اصطلاحًا کہتے ہیں: 11081074
(الف) حدیث (ب) خبر (ج) روایت (د) فقہ

2۔ تدوین حدیث کے پہلے دور میں احادیث مبارکہ کا مجموعہ موجود تھا: 11081075
(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (ب) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
(ج) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس (د) امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

3۔ مُسنَد اور مُصنَّف کی تدوین کا دور ہے: 11081076
(الف) اول (ب) ثانی (ج) ثالث (د) رابع

4۔ تدوین حدیث کے عروج کا دور ہے: 11081077
(الف) پہلا دور (ب) دوسرا دور (ج) تیسرا دور (د) چوتھا دور

5۔ صحاحِ ستّہ کی تدوین ہوئی: 11081078
(الف) پہلے دور میں (ب) دوسرے دور میں (ج) تیسرے دور میں (د) چوتھے دور میں

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

6۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ظاہری وجسمانی صفات کا تذکرہ کہلاتا ہے: 11081079
(الف) قول (ب) فعل (ج) تقریر (د) شمائل

7۔ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں احادیث مبارکہ کی جمع وترتیب کے ساتھ ساتھ اہتمام کیا گیا ان کی: 11081080
(الف) تبویب کا (ب) تحقیق کا (ج) تشریح کا (د) تنسیخ کا

8۔ محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے حدیث کی صحت وضعف کے حوالے سے جن اقسام کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے: 11081081
(الف) موقوف ومرفوع (ب) حسن وموضوع (ج) صحیح وضعیف (د) مشہور ومرسل

9۔ صحاح ستہ سے مراد ہیں: 11081082
(الف) چار معتبر کتابیں (ب) پانچ معتبر کتابیں (ج) چھ معتبر کتابیں (د) سات معتبر کتابیں

10۔ اصول اربعہ سے مراد ہیں: 11081083
(الف) تین کتابیں (ب) چار کتابیں (ج) پانچ کتابیں (د) چھ کتابیں

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال وافعال کے لیے جو اصطلاح استعمال کی گئی: 11081084
(الف) موضوع حدیث (ب) صحیح حدیث (ج) مرفوع حدیث (د) موقوف حدیث

publications.unique.edu.pk

12۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال و افعال کو نام دیا گیا: 11081085
(الف) مرفوع حدیث (ب) موضوع حدیث (ج) موقوف حدیث (د) مرسل حدیث

13۔ تدوین حدیث کے جس دور میں احادیث کی حیثیت متعین کرنے کے لیے باقاعدہ اصطلاحات وضع کی گئیں: 11081086
(الف) دورِ اول (ب) دورِ ثانی (ج) دورِ ثالث (د) دورِ خامس

14۔ حدیث کے لفظی معنی ہیں: 11081087
(الف) طریقہ (ب) گفت گو/ بات چیت (ج) لکھنا (د) بولنا

15۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا قول اور فرمان کہلاتا ہے: 11081088
(الف) حدیثِ قدسی (ب) حدیثِ قولی (ج) حدیثِ فعلی (د) حدیثِ تقریری

16۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا عمل کہلاتا ہے: 11081089
(الف) حدیثِ قدسی (ب) حدیثِ قولی (ج) حدیثِ فعلی (د) حدیثِ تقریری

17۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ہوا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی: 11081090
(الف) حدیثِ قدسی (ب) حدیثِ قولی (ج) حدیثِ فعلی (د) حدیثِ تقریری

18۔ وہ حدیث جس میں مفہوم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو، کہلاتی ہے: 11081091
(الف) حدیث قدسی (ب) حدیث قولی (ج) حدیث فعلی (د) حدیث تقریری

19۔ قرآن مجید کی قولی اور عملی تفسیر و تشریح ہے: 11081092
(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں (ب) مفسرین قرآن
(ج) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حیات طیبہ (د) محدثین کی زندگیاں

20۔ حدیث کی اقسام ہیں: 11081093
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 5 (د) 6

21۔ کتاب ''الآثار'' لکھی ہے: 11081094
(الف) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے (ب) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے

22۔ ''سنن ابوداوٗد'' کے مؤلف ہیں: 11081095
(الف) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ
(ج) امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ (د) امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

23۔ تدوین حدیث کا آغاز ہوا: 11081096
(الف) پہلی صدی ہجری (ب) دوسری صدی ہجری (ج) تیسری صدی ہجری (د) چوتھی صدی ہجری

24۔ جس سن میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر احادیث کو جمع کرنے کا حکم دیا: 11081097
(الف) 93 ہجری (ب) 99 ہجری (ج) 101 ہجری (د) 110 ہجری

publications.uniqueedu.pk

25۔ حدیث کی مشہور کتب صحاحِ ستہ لکھی گئیں: 11081098

(الف) پہلی صدی ہجری میں (ب) دوسری صدی ہجری میں (ج) تیسری صدی ہجری میں (د) چوتھی صدی ہجری میں

26۔ اہل تشیّع کے نزدیک مستند ذخائر حدیث کی تعداد ہے: 11081099

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

27۔ اہل تشیّع کے نزدیک مستند ذخائر حدیث کہلاتے ہیں: 11081100

(الف) صحاح ستہ (ب) مسند (ج) سنن (د) اصول اربعہ

28۔ ''جامع ترمذی'' کے مؤلف ہیں: 11081101

(الف) امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ (د) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

29۔ ''سنن ابن ماجہ'' کے مؤلف کا نام ہے: 11081102

(الف) امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ (د) امام مسلم بن حجاج بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

30۔ ''الکافی'' کے مؤلف ہیں: 11081103

(الف) امام ابوجعفر محمد بن حسن الطّوسی رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ (د) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

31۔ ''سنن نسائی'' کے مؤلف ہیں: 11081104

(الف) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ (د) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ

32۔ ''الاستبصار'' کے مؤلف کا نام ہے: 11081105

(الف) امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (د) امام ابوجعفر محمد بن الحسن الطّوسی رحمۃ اللہ علیہ

33۔ ''صحیح مسلم'' کے مؤلف کا نام ہے: 11081106

(الف) امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام ابوجعفر محمد بن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ (د) امام مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ

34۔ امام ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 11081107

(الف) 339ہجری (ب) 381ہجری (ج) 399ہجری (د) 460ہجری

35۔ امام ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 11081108

(الف) 329ہجری (ب) 381ہجری (ج) 399ہجری (د) 460ہجری

publications.unique.edu.pk

36۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 11081109

(الف) 265ہجری (ب) 279ہجری (ج) 299ہجری (د) 303ہجری

37۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 11081110

(الف) 261ہجری (ب) 267ہجری (ج) 273ہجری (د) 283ہجری

38۔ صحاح ستہ کتابیں ہیں: 11081111

(الف) تفسیر کی (ب) حدیث کی (ج) فقہ کی (د) تاریخ کی

39۔ دین اور شریعت کی اساس اور بنیاد ہے: 11081112

(الف) قرآن مجید (ب) حدیث (ج) فقہ (د) تاریخ

40۔ تدوین حدیث کا باقاعدہ منظّم آغاز ہوا: 11081113

(الف) 80ہجری میں (ب) 85ہجری میں (ج) 90ہجری میں (د) 99ہجری میں

41۔ احادیث کی چھ معتبر کتابیں کہلاتی ہیں: 11081114

(الف) صحاحِ ستہ (ب) اصولِ اربعہ (ج) صحیحین (د) مرفوعات

42۔ راویوں کی تحقیق کے لیے فن وجود میں آیا: 11081115

(الف) جرح وتعدیل (ب) اصولِ حدیث (ج) علوم الحدیث (د) تدوینِ حدیث

جوابات

1	الف	2	الف	3	ب	4	ج	5	ج	6	د
7	ب	8	ج	9	ج	10	ب	11	ج	12	ج
13	ج	14	ب	15	ب	16	ج	17	د	18	الف
19	ج	20	ب	21	الف	22	ج	23	الف	24	ب
25	ج	26	ج	27	د	28	د	29	ب	30	ج
31	ج	32	د	33	د	34	ب	35	الف	36	ب
37	ج	38	ب	39	الف	40	د	41	الف	42	الف

مشقی مختصر سوالات

1۔ حدیث کی اہمیت اختصار سے بیان کریں۔ 11081116

جواب: جس طرح قرآن مجید پر ایمان رکھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی پیروی بھی دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے فرامین اور اعمال ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرآن مجید کی آیات کا علم اور جنت وجہنم سمیت ہماری زندگی کے تمام بنیادی اعمال وعقائد کی اساس ہیں۔ امتِ مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال

publications.unique.edu.pk

وافعال کے بغیر نہ تو قرآن کریم کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیمات پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی کو اہل ایمان کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیتے ہوئے آپ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع کو تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین ﷺ) تمھیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔

2۔ کن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیث کے مجموعے تھے؟ کوئی سے چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام لکھیں۔

جواب: عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مختلف لوگوں کے پاس احادیث مبارکہ کے لکھے ہوئے مجموعے موجود تھے۔ ان میں سے چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام یہ ہیں: 11081117

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس طرح حفاظتِ حدیث کا اہتمام کیا؟ 11081118

جواب: احادیث مبارکہ کی اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف احادیث کو یاد کیا، انھیں لکھ کر محفوظ کیا بلکہ اس کی جمع اور تدوین کا بھی با قاعدہ اہتمام فرمایا اور اپنے عمل سے بھی اسے اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔

4۔ تدوینِ حدیث کے دورِ ثانی کی اہم شخصیات میں سے دو کے نام تحریر کریں۔ 11081119

جواب: تدوینِ حدیث کے دورِ ثانی میں حضرت امام شعبی، امام جعفر الصادق، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام سفیان ثوری، امام ابن شہاب زہری، امام عبدالرزاق اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم جیسی شخصیات نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

5۔ صحاح ستہ میں سے دو کتب کے نام مع مؤلفین تحریر کریں۔ 11081120

جواب: صحاح ستہ کے نام مع مؤلفین درج ذیل ہیں:

۱۔	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل البخاری	(المتوفی 256ھ)
۲۔	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج القشیری	(المتوفی 261ھ)
۳۔	سنن ابی داؤد	سلیمان بن اشعث السجستانی	(المتوفی 275ھ)
۴۔	جامع ترمذی	محمد بن عیسیٰ الترمذی	(المتوفی 279ھ)
۵۔	سنن نسائی	احمد بن شعیب النسائی	(المتوفی 303ھ)
۶۔	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ	(المتوفی 273ھ)

اضافی مختصر سوالات

6۔ شمائل سے کیا مراد ہے؟ 11081121

جواب: شمائل سے مراد آپ خاتم النبیین ﷺ کی صفات جیسے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے جسم اطہر کی رنگت اور موئے مبارک وغیرہ کا تذکرہ ہے۔

publications.unique.edu.pk

7۔ تدوین حدیث کے حوالے سے تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں سے چند اہم شخصیات کے نام تحریر کریں۔ 11081122

جواب: تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں احادیث مبارکہ کی جمع و تدوین کی کوششیں ایک منظم تحریک کی شکل اختیار کر گئیں۔ حضرت سعید بن مسیّب، حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہم جیسے کبار اور نامور تابعین نے احادیث کی جمع و تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔

8۔ منکرین حدیث سے کون لوگ مراد ہیں؟ 11081123

جواب: منکرین حدیث سے مراد وہ لوگ ہیں جو احادیث نبوی کی دینی حیثیت و حجیت کا انکار کرتے ہیں۔

9۔ تدوین حدیث کے دوسرے دور کی خصوصیات بیان کریں۔ 11081124

جواب: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور (99 ہجری) میں تدوین حدیث کے دوسرے دور کا با قاعدہ آغاز ہوا۔ تدوین حدیث کے اس دور میں احادیث نبویہ کو با قاعدہ ابواب کے تحت جمع کرنا شروع کیا گیا اور موطا، مسند، سنن، مصنف اور جامع کے عنوان سے کتب حدیث مرتب کی گئیں۔

10۔ تدوین حدیث کے تیسرے دور کی خصوصیات بیان کریں۔ 11081125

جواب: تدوین حدیث کے تیسرے دور یعنی تیسری صدی ہجری میں تدوین حدیث کا کام اپنے عروج کو پہنچ گیا تھا، بلکہ یہ علوم الحدیث کی ترویج اور اشاعت کا دور ہے۔ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے دنیا بھر سے ایک ایک حدیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی صحت و ضعف جانچنے کا بھی اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں اسنادِ حدیث کی جانچ پڑتال کی گئی۔ راویوں کی تحقیق کے لیے علم اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کا فن وجود میں آیا۔ صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کر کے مدون کیا گیا۔ تدوین حدیث کے اس مرحلے میں کتبِ احادیث نئی ترتیب اور تدوین کے ساتھ وجود میں آئیں۔

11۔ اسماء الرّجال سے کیا مراد ہے؟ 11081126

جواب: راویان حدیث کے حالات زندگی کا علم "اسماء الرجال" کہلاتا ہے۔

12۔ جرح و تعدیل سے کیا مراد ہے؟ 11081127

جواب: وہ علم جس میں حدیث کی صحت و ضعف اور موضوع ہونے کے اعتبار سے سند اور متن کا جائزہ لیا جائے اور اس کا نام مقرر کیا جائے جرح و تعدیل کہلاتا ہے۔

13۔ مستشرقین سے کون لوگ مراد ہیں؟ 11081128

جواب: وہ غیر مسلم، جو مشرقی علوم و ادیان بالخصوص اسلام پر تحقیق کرتے ہیں اور دین اسلام کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے ہیں یا پھر ان کو مسخ کرتے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں دین اسلام کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں، مستشرقین کہلاتے ہیں۔

14۔ حدیث کا لغوی و اصطلاحی مفہوم لکھیے۔ 11081129

جواب: **لغوی مفہوم:** لغت میں بات چیت، گفت گو اور کلام کرنے کو حدیث کہتے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہتے ہیں۔ تقریر سے مراد وہ قول یا عمل ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا ہو۔ صفات میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے شمائل جیسے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسم اطہر کی رنگت اور موئے مبارک وغیرہ کا تذکرہ شامل ہے۔

15۔ حدیث کی اقسام لکھیے۔ 11081130

جواب: ۱۔ حدیث قولی ۲۔ حدیث عملی/فعلی ۳۔ حدیث تقریری

publications.uniqueedu.pk

16۔ دورِ رسالت خاتم النبیین ﷺ کے چند نوشتوں کے نام لکھیے۔ 11081131

جواب: سلاطین کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط، مکتوبات، معاہدات، مردم شماری کے کاغذات، امان نامے، میثاق مدینہ، صلح نامہ حدیبیہ دور رسالت خاتم النبیین ﷺ کے نوشتوں (دستاویزات) میں شامل ہیں۔

17۔ چند اوّلین مجموعہ ہائے احادیث کے نام لکھیے۔ 11081132

جواب: صحیفہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحیفہ صادقہ اور صحیفہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

18۔ مستشرقین کا حدیث کی تدوین کے حوالے سے کیا اعتراض تھا؟ 11081133

جواب: مستشرقین نے جمع وتدوین حدیث کے حوالہ سے یہ اعتراض کیا تھا کہ احادیث کی تدوین دوسوسال بعد (تیسری صدی ہجری میں) ہوئی۔مگر ان کا یہ اعتراض بے بنیاد تھا کیوں کہ روایات سے ثابت ہے کہ حدیث کی جمع وتدوین کا کام دورِ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں ہی شروع ہوگیا تھا۔

19۔ اصولِ اربعہ سے کیا مراد ہے؟ 11081134

جواب: اہل تشیع (شیعہ حضرات) کے نزدیک حدیث کے مستند چار ذخائر حدیث کو اصولِ اربعہ کہتے ہیں۔

20۔ تدوین حدیث کے تیسرے دور میں علم حدیث کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے کون سے دو فن (علم) معرضِ وجود میں آئے؟ 11081135

جواب: ا۔ فن اسماء الرجال ۲۔ فن جرح وتعدیل

21۔ اصولِ اربعہ میں شامل حدیث کی کتب اور ان کے مؤلفین کے نام لکھیے۔ 11081136

جواب:

الکافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی	(المتوفی 329ھ)
من لا یحضرہ الفقیہ	ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی	(المتوفی 381ھ)
الاستبصار	ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی	(المتوفی 460ھ)
تہذیب الاحکام	ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی	(المتوفی 460ھ)

22۔ تدوین حدیث کے دوسرے دور کے محدثین کے نام لکھیں۔ 11081137

جواب: مدینہ کے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، کوفہ کے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تدوین حدیث کے دوسرے دور کے مشہور محدثین ہیں۔

23۔ دوسری صدی ہجری میں تدوین حدیث کے کام کا دائرہ کار کیا تھا؟ 11081138

جواب: دوسری صدی ہجری میں نہ صرف تدوین حدیث کا کام ہوا بلکہ احادیث نبویہ کے علاوہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے آثار واقوال اور فتاویٰ تک الگ الگ کتابی شکل میں مرتّب ومدوّن کر لیے گئے۔

24۔ حدیث کی دینی حیثیت پر کسی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 11081139

جواب: قرآن مجید میں حدیث کی دینی حیثیت پر بے شمار آیات ہیں۔ایک آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ: ’’اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین ﷺ) تمھیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رُک جاؤ۔ (سورۃ الحشر:7)

publications.unique.edu.pk

25۔ قرآن مجید کی قولی و عملی تفسیر و تشریح کیا ہے؟ 11081140

جواب: حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی حیاتِ مبارکہ قرآن مجید کی قولی و عملی تفسیر و تشریح ہے۔ دوسرے لفظوں میں قرآن مجید کی تفسیر و تشریح احادیث مبارکہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْهِمْ (سورۃ النحل:44)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔"

مشق تفصیلی سوال

1۔ تدوین حدیث اوراس کے ادوار پر مفصل نوٹ لکھیں۔ (یا) حدیث کے موضوع پر ایک جامع مضمون تحریر کریں۔ 11081141

جواب: **حدیث کا مفہوم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہتے ہیں۔ تقریر سے مراد وہ عمل ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اس سے منع نہ فرمایا ہو۔ صفات میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے شمائل جیسے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے جسم اطہر کی رنگت اور موئے مبارک وغیرہ کا تذکرہ شامل ہے۔

حدیث کی اہمیت

جس طرح قرآن مجید پر ایمان رکھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے اسی طرح احادیث مبارکہ کی پیروی بھی دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے فرامین اور اعمال ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرآن مجید کی آیات کا علم اور جنت وجہنم سمیت ہماری زندگی کے تمام بنیادی اعمال و عقائد کی اساس ہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں

امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اقوال و افعال کے بغیر نہ تو قرآن کریم کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیمات پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی ذات گرامی کو اہل ایمان کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی اتباع کو تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر:7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) تمھیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔

تدوینِ حدیث اوراس کے ادوار

تدوین حدیث

تدوینِ حدیث سے مراد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی احادیث کو مرتّب کرنا اور حفاظت کی خاطر انھیں جمع کرنا ہے۔ حدیث پاک کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جمع وتدوین کے لیے لازوال کوششیں کیں۔

تدوین حدیث کا دورِ اول

احادیث مبارکہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید کی طرح احادیث نبوی کی حفاظت کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ صحابہ کرام

publications.unique.edu.pk

رضی اللہ عنہم نے نہ صرف احادیث کو یاد کیا، انھیں لکھ کر محفوظ کیا بلکہ اس کی جمع وتدوین کا بھی باقاعدہ اہتمام فرمایا اور اپنے عمل سے بھی اسے اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔ اس ضمن میں متعدد شواہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مختلف لوگوں کے پاس احادیث مبارکہ کے لکھے ہوئے مجموعے موجود تھے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیث مبارکہ کے مجموعے موجود تھے۔ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں جمع وتدوین کی یہ کوششیں ایک منظّم تحریک کی شکل اختیار کر گئیں۔ حضرت سعید بن مسیّب، حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہم جیسے کبار تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے احادیث کی جمع وتدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں احادیث مبارکہ کی جمع وترتیب کے ساتھ ساتھ ان کی صحت وضعف جانچنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ان تمام تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ مستشرقین اور منکرین حدیث کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے کہ احادیث دوسری صدی ہجری میں لکھی گئیں۔

تدوین حدیث کا دورِ ثانی

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور (سن 99 ہجری) میں تدوین حدیث کا باقاعدہ منظّم آغاز ہوا۔ تدوین حدیث کے اس دور میں حضرت امام شعبی، امام جعفر صادق، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام سفیان ثوری، امام ابن شہاب زہری، امام عبد الرزاق اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم جیسی شخصیات نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس دور میں احادیث نبوی کے علاوہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال و آثار اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے فتاویٰ و اقوال کی جمع وترتیب کا کام بھی کیا گیا۔ تدوین حدیث کے اس دور میں احادیث نبویہ کو باقاعدہ مختلف ابواب کے تحت جمع کرنا شروع کیا گیا اور موطا، مسند، سنن، مصنف اور جامع کے عنوان سے کتب حدیث مرتّب کی گئیں۔

تدوین حدیث کا دورِ ثالث

تدوین حدیث کے تیسرے دور یعنی تیسری صدی ہجری میں تدوین حدیث کا کام اپنے عروج کو پہنچ گیا تھا، منکرین حدیث اور مستشرقین کا یہ نقطہ نظر کہ تیسری صدی ہجری جمع وتدوین کا دور ہے درست نہیں بلکہ یہ علوم الحدیث کی ترویج و اشاعت کا دور ہے۔ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے دنیا بھر سے ایک ایک حدیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی صحت وضعف جانچنے کا بھی اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں اسنادِ حدیث کی جانچ پڑتال کی گئی۔ راویوں کی تحقیق کے لیے علم ''اسماء الرجال'' اور ''جرح وتعدیل'' کا فن وجود میں آیا۔ صحیح احادیث کو ''ضعیف احادیث'' سے الگ کر کے مدون کیا گیا۔ تدوین حدیث کے اس مرحلے میں کتبِ احادیث نئی ترتیب اور تدوین کے ساتھ وجود میں آئیں چناں چہ اس دور کی نمایاں ترین تالیفات صحاح ستہ جیسی معتبر کتبِ احادیث ہیں۔ صحاح صحیح کی جمع ہے اور ستہ چھے کو کہتے ہیں۔ صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھے صحیح ترین کتابیں ہیں۔ ان کتب کے نام مع مؤلفین درج ذیل ہیں:

۱۔	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل البخاری	(المتوفی 256ھ)
۲۔	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج القشیری	(المتوفی 261ھ)
۳۔	سنن ابی داؤد	سلیمان بن اشعث السجستانی	(المتوفی 275ھ)
۴۔	جامع ترمذی	محمد بن عیسیٰ الترمذی	(المتوفی 279ھ)
۵۔	سنن نسائی	احمد بن شعیب النسائی	(المتوفی 303ھ)
۶۔	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ	(المتوفی 273ھ)

publications.unique.edu.pk

اصولِ اربعہ (چار اصول)

اُصولِ اربعہ سے مراد اہلِ تشیع (فقہ جعفریہ) کے مستند ترین ذخائرِ حدیث ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے:

الکافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی	(المتوفی 329ھ)
من لایحضرہ الفقیہ	ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی	(المتوفی 381ھ)
الاستبصار	ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی	(المتوفی 460ھ)
تہذیب الاحکام	ابو جعفر محمد بن الحسن الطّوسی	(المتوفی 460ھ)

اصطلاحات کا آغاز

تدوینِ حدیث کے دورِ ثالث میں احادیث کی حیثیت متعین کرنے کے لیے اور صحت وضعف کی جانچ پڑتال کے لیے باقاعدہ اصطلاحات بھی وضع کی گئیں۔ اس دور میں حدیث کا لفظ صرف نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال وافعال کے ساتھ خاص کر دیا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال وافعال کے لیے ''اثر'' کی اصطلاح استعمال کی گئی۔ اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال وافعال کے لیے ''مرفوع حدیث'' کی اصطلاح استعمال کی گئی جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال وافعال کو ''موقوف حدیث'' کا نام دیا گیا۔ محدثین نے حدیث کی صحت وضعف کے حوالے سے جن اقسام کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے ان میں صحیح، ضعیف اور موضوع خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

حاصلِ کلام

ہمیں چاہیے کہ اس بات پر پختہ ایمان رکھیں کہ قرآن مجید کے بعد حدیث شریف ہماری ہدایت اور راہ نمائی کا اولین ذریعہ ہے۔ حدیث شریف کی اہمیت اور اس کی حجت کو سمجھ کر اس پر ایمان مضبوط کرنا اور فتنہ انکارِ حدیث سے خود کو بچانا ہم پر لازم ہے۔ نیز یہ کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے زندگی گزاریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

منتخب احادیث نبویہ خاتم النبیین ﷺ

1 مَنْ يُرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (صحیح بخاری: 71، الکافی، ج1، ص:33) 11081142

ترجمہ: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

2 فَمَاشَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ 11081143

(جامع ترمذی: 2002، مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل، ج8، ص 443)

ترجمہ: قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو بے حیا اور بدزبان ہو۔

3 مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ (صحیح مسلم: 6853، 2699، وسائل الشیعۃ، ج16، ص: 372) 11081144

ترجمہ: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ

publications.unique.edu.pk

پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

4 لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ. (جامع ترمذی: 2416، بحار الانوار، ج:36، ص:80) 11081145

ترجمہ: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے، اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔

5 اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَاهُنَّ ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. (صحیح بخاری: 2766، وسائل الشیعۃ، ج15، ص:331) 11081146

ترجمہ: سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ)! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرمت عطا فرمائی ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

6 مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ .
(صحیح مسلم: 177، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، ج12، ص:193) 11081147

ترجمہ: تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے روک دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

7 نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ :اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (صحیح بخاری: 6412، سفینۃ البحار، ج6، ص:601) 11081148

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔

8 اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ فِيْهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ (صحیح بخاری: 52، الہدایا الشیعۃ ائمۃ الہدیٰ ج1، ص:613) 11081149

ترجمہ: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں، جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے، وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سُن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام کردہ چیزیں ہیں (بس ان سے بچو)۔

9 لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ
(صحیح بخاری: 5885، بحار الانوار، ج:76، ص:66) 11081150

ترجمہ: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو

publications.uniqueedu.pk

مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

10 إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَاالرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَ يَسُبُّ أُمَّهُ (صحیح بخاری:5973، بحارالانوار، ج:71،ص:47) 11081151

ترجمہ: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا کہے گا۔

11 اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَالَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ (صحیح بخاری: 2448، نہج الفصاحة ، ص:162)

ترجمہ: مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔ 11081152

12 يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاوَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَاوَجَدْنَافِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَ لَاوَإِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ (سنن ابن ماجہ:12، ریاض السالکین فی شرح صحیفۃ سید الساجدین، ج:3،ص:381) 11081153

ترجمہ: عنقریب (ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ) آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا، اسے میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو کہے گا: ہمارے اور تمھارے درمیان (فیصلہ کرنے والی) اللہ عزوجل کی کتاب ہے۔ ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی، اسے حلال مانیں گے اور جو چیز حرام ملے گی اسے حرام مانیں گے۔ (حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا) خبردار! جو کچھ اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ نے حرام فرمایا وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے۔

13 دَعْ مَايَرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ 11081154

(جامع ترمذی:2518، وسائل الشیعۃ، ج:27،ص:168)

ترجمہ: اس چیز کو چھوڑ دو جو تمھیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمھیں شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور بے شک جھوٹ شک کا باعث ہے۔

14 لَايُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ 11081155

(صحیح بخاری ومسلم:15، بحارالانوار، ج:17،ص:14)

ترجمہ: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

15 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَاقَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (صحیح بخاری ومسلم:527، مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل، ج:3،ص:43)

11081156

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، انھوں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا، انھوں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اللہ کے رستے میں جہاد کرنا۔

publications.unique.edu.pk

باب دوم

ایمانیات و عبادات

(ا) ایمانیات

(الف) توحید کے دلائل اور تقاضے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا ماننا کہلاتا ہے: 11082001

(الف) توحید (ب) اطاعت (ج) اتباع (د) آخرت

2۔ کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود اور ان میں اختلاف وتنوع پتا دیتا ہے: 11082002

(الف) ٹیکنالوجی کا (ب) ترقی کا (ج) خالق حقیقی کا (د) قربِ قیامت کا

3۔ انسانی وجود کا ایک ایک حصہ گواہی دیتا ہے: 11082003

(الف) طبی ترقی کی (ب) انسان کی عظمت کی (ج) انسانی کمزوری کی (د) اللہ تعالیٰ کے وجود کی

4۔ انسان میں عاجزی وانکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے: 11082004

(الف) فرشتوں پر ایمان لانے سے (ب) عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے
(ج) عقیدہ تقدیر پر ایمان لانے سے (د) آسمانی کتب پر ایمان لانے سے

5۔ مشرک شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے: 11082005

(الف) خوف (ب) محبت (ج) نفرت (د) رعب

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

6۔ گھڑی کو دیکھ کر تصور ذہن میں آتا ہے: 11082006

(الف) گھڑی ساز کا (ب) معمار کا (ج) دکاندار کا (د) کائنات کا

7۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ومالک اور رازق ہے: 11082007

(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت (ج) توحید اسما (د) توحید صفات

8۔ ایک ماننا اور یکتا جاننا: 11082008

(الف) توحید (ب) رسالت (ج) شرک (د) دین

9۔ انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے تصور: 11082009

(الف) رسالت کا (ب) توحید کا (ج) فرشتوں کا (د) کتابوں کا

publications.unique.edu.pk

10۔ عقیدہ کے لغوی معنی ہیں: 11082010
(الف) ایمان رکھنا (ب) یقین رکھنا (ج) باندھی ہوئی چیز (د) کھولنا

11۔ توحید کے لغوی معنی ہیں: 11082011
(الف) ایک ماننا، یکتا جاننا (ب) کتب الٰہی پر ایمان (ج) تمام انبیاؑ پر ایمان لانا (د) آخرت پر ایمان لانا

12۔ انسانی فطرت میں موجود عقیدہ ہے: 11082012
(الف) توحید (ب) رسالت (ج) آخرت (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

13۔ عقیدہ کی مثال ہے: 11082013
(الف) بیج (ب) جڑ (ج) پھل (د) پودا

14۔ عقیدہ توحید کا انکار کرنے والا ہے: 11082014
(الف) کافر (ب) منکر (ج) مشرک (د) منافق

15۔ شرک کے لغوی معانی ہیں: 11082015
(الف) حصہ داری، ساجھا پن (ب) کاروبار میں شامل ہونا
(ج) حلقہ اسلام میں داخل ہونا (د) فلاحی کاموں میں شرکت کرنا

16۔ قرآن حکیم کی رو سے ظلمِ عظیم ہے یا قرآن حکیم نے ظلم عظیم کہا ہے: 11082016
(الف) شرک (ب) فساد کرنا (ج) کسی کو مارنا (د) جبر کرنا

17۔ سورۃ الاخلاص میں ذکر ہے: 11082017
(الف) جہاد (ب) عبادت (ج) نماز (د) خالص توحید

18۔ توحید کے مقابل اور اس کی ضد لفظ ہے: 11082018
(الف) کفر کا (ب) شرک کا (ج) کثیر کا (د) ایمان کا

19۔ تمام انبیا علیہم السلام کی دعوت کا نقطۂ آغاز تھا: 11082019
(الف) توحید (ب) رسالت (ج) ایمان (د) عبادت

20۔ اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے: 11082020
(الف) عقیدہ رسالت (ب) عقیدہ توحید (ج) ملائکہ پر ایمان (د) عقیدہ آخرت

21۔ اللہ تعالیٰ اپنی حقیقت اور ذات میں واحد اور یکتا ہے: 11082021
(الف) توحید فی الذات (ب) توحیدِ ربوبیت (ج) توحیدِ الوہیت (د) توحیدِ اسماو صفات

22۔ شرک کی اقسام ہیں: 11082022
(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

23۔ "اٰلِهَةٌ" جمع ہے: 11082023
(الف) اِلٰہٌ (ب) وِلَاہٌ (ج) لَوہٌ (د) لَوَاۃٌ

publications.unique.edu.pk

24۔ اسلام میں تمام عقائد میں سب سے اہم اور بنیادی درجہ رکھتا ہے: 11082024

(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) عقیدۂ تقدیر

25۔ قرآنِ مجید نے شرک کو قرار دیا ہے: 11082025

(الف) کفرانِ نعمت (ب) گناہِ صغیرہ (ج) گناہِ کبیرہ (د) ظلمِ عظیم

جوابات

1	الف	2	ج	3	د	4	ب	5	الف	6	الف
7	الف	8	الف	9	ب	10	ج	11	الف	12	الف
13	الف	14	ج	15	الف	16	الف	17	د	18	ب
19	الف	20	ب	21	الف	22	الف	23	الف	24	الف
25	د										

مشقی مختصر سوالات

مختصر جواب دیں۔

1۔ توحید کا معنٰی و مفہوم تحریر کریں۔ 11082026

جواب: توحید کے لغوی معنٰی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا، توحید کہلاتا ہے۔

2۔ مظاہر قدرت سے وجود باری تعالیٰ کی کوئی ایک دلیل تحریر کریں۔ 11082027

جواب: جس طرح گھڑی کو دیکھ کر گھڑی ساز کا تصور ذہن میں آتا ہے، اسی طرح اس عظیم الشان کائنات کو دیکھ کر اس کے خالق کا تصور ضرور ذہن میں آتا ہے کیوں کہ کوئی بھی انسان یہ نہیں سوچ سکتا کہ اتنی بڑی کائنات خود بخود وجود میں آسکتی ہے۔ آسمان و زمین، مختلف مخلوقات، ان کے رنگ و مزاج کا اختلاف، چشمے، ندیاں اور سمندر، انواع و اقسام کے پودے اور درخت اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی موجود ہے جو ان سب کو کنٹرول کر رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ o اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ o (سورۃ الطّور: 35-36)

ترجمہ: کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین نہیں رکھتے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل تحریر کریں۔ 11082028

جواب: یہ کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات اپنی اپنی تخلیق کا مقصد پورا کر رہی ہیں اور یہ نظام بغیر کسی خلل کے جاری و ساری ہے، ان تمام چیزوں کی ترتیب و تنظیم میں تضاد کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا خالق ایک ہے کیوں کہ اگر ایک سے زیادہ خالق ہوتے تو اس کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

publications.unique.edu.pk

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سورۃ الانبیآء:22)

ترجمہ: اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

4۔ توحید کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔ 11082029

جواب: توحید کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (سورۃ الروم:40)

توحیدِ اُلوہیت

توحیدِ الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکہف:110)

5۔ عملی زندگی میں شرک کے نقصانات کا جائزہ لیں۔ 11082030

جواب: عقیدۂ توحید سے محرومی اور شرک کے ارتکاب سے انسان کی عملی زندگی پر خوف ناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چند اثرات درج ذیل ہیں:

(i) شرک کا ارتکاب کرنے والا شخص جب پتھروں، درختوں، مورتیوں اور دیگر چیزوں کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے تو وہ انسانیت کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ (سورۃ الحج:31)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے۔

(ii) شرک کے ارتکاب کی وجہ سے انسان خوف اور وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے، پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے، یک سوئی سے محروم ہو جاتا ہے اور فکر و عمل سے عاری ہو جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ توحید کے بارے میں انسانی فطرت کا کیا تقاضا ہے؟ 11082031

جواب: اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے سب نے لوگوں کو توحید کی تبلیغ کی، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کی

publications.unique.edu.pk

عبادت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو توحید کی اسی جبلت اور فطرت پر پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ (سورۃ الروم: 30)

ترجمہ: تو آپ اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا۔

انسان کو اگر اس کی فطری طبیعت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنی فطرت کی آواز پر دین توحید ہی کو اختیار کرے گا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے کیوں کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کی توحید کا تصور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔

7۔ توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟ 11082032

جواب: توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (سورۃ الروم: 40)

8۔ توحید الوہیت سے کیا مراد ہے؟ 11082033

جواب: توحیدِ الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکہف: 110)

9۔ توحید اسماوصفات سے کیا مراد ہے؟ 11082034

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماوصفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماوصفات ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے اسی طرح وہ اپنے اسماوصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

10۔ صفات کے تقاضوں میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 11082035

جواب: اللہ تعالیٰ عظیم صفات کا مالک ہے۔ ان صفات کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے پیشانیاں جھکائی جائیں۔ حقیقی اطاعت و محبت کا صرف اسی کو حق دار سمجھا جائے اور یہ ایمان رکھا جائے کہ وہی کارساز ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کے قوانین پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کے قوانین کے مقابلے میں کسی کا قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ (سورۃ الاسراء: 23)

ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

11۔ عقیدۂ توحید کے کیا تقاضے ہیں؟ 11082036

جواب: ہمیں عقیدۂ توحید پر ایمان رکھتے ہوئے شرکیہ تصورات اور اعمال سے بچنا چاہیے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ شرک صرف لکڑی یا پتھر کے بت کی پوجا کا نام نہیں بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے یا اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ

publications.uniqueedu.pk

کسی اور سے لَو لگائی جائے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو زبانی طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں لیکن عملاً اپنی اولاد، روزگار، صحت اور دیگر مسائل کو انسانوں کے سامنے اس عاجزی سے پیش کرتے ہیں جس کی مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ توحید کے تقاضوں میں محبت الٰہی، اطاعت الٰہی، خشیت الٰہی، توکل، دعا مانگنا اور نذر ماننا اور صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا وغیرہ شامل ہے۔

12۔ عقیدۂ توحید کے چند فوائد و ثمرات تحریر کریں۔ 11082037

جواب: عقیدۂ توحید کے چند فوائد و ثمرات میں عزتِ نفس کی حفاظت، عجز و انکساری کی دولت، عزم و ہمت، استقامت اور بہادری، قناعت اور استغنا، شخصیت کی نشو و نما میں شامل ہیں۔

13۔ اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ 11082038

جواب: اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ (سورۃ الحج:31)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے۔

14۔ شرک کے لغوی اور اصطلاحی معنٰی کیا ہیں؟ 11082039

جواب: شرک کے لغوی معنٰی ''حصہ داری'' اور ''ساجھے پن'' کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو اس کا حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا۔

15۔ ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 11082040

جواب: ذات میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی دوسرے کو حصہ دار سمجھنا۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے میں یہی حقیقت مان کر اسے اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا، دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، کیوں کہ والد اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا جس طرح دو خداؤں یا تین خداؤں کو ماننا شرک ہے اسی طرح کسی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا بھی شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ (سورۃ الاخلاص:3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

16۔ صفات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 11082041

جواب: صفات میں شرک کا مفہوم یہ ہے اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا اور اس کا علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا اس کی صفات کو ذاتی سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کی طرح کامل سمجھنا، کسی دوسرے کو قادرِ مطلق تصور کرنا، یہ سب شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (سورۃ الشوریٰ:11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔

publications.unique.edu.pk

17۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی تبلیغ کا آغاز کس کی اصلاح سے کیا؟ 11082042

جواب: تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی تبلیغ کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا جب کہ سب کی دعوت کا نقطہ آغاز عقیدہ توحید کی اصلاح تھا۔

18۔ وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں کسی آیت کا حوالہ لکھیں یا کسی آیت کی روشنی میں توحید کی عقلی دلیل تحریر کریں۔ 11082043

جواب: لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (الانبیاء:22)

ترجمہ: ''اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔''

19۔ شرک کے لغوی معنی تحریر کیجیے۔ 11082044

جواب: شرک عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ''حصہ داری'' ساجھے پن اور ''شریک ٹھہرانا'' ہے۔

20۔ شرک کا اصطلاحی مفہوم کیا ہے؟ 11082045

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں یعنی عبادات و اعمال میں کسی دوسرے کو حصہ دار یا شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

21۔ ناقابلِ معافی جرم کسے قرار دیا گیا؟ یا کون سا گناہ ناقابل معافی ہے؟ 11082046

جواب: شرک کو ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ (النساء:48)

ترجمہ: بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو (گناہ) اس کے علاوہ ہے جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔

22۔ شرک کی اقسام بتائیے۔ 11082047

جواب: ا۔ شرک فی الذات (ذات میں شرک) ۲۔ شرک فی الصفات (صفات میں شرک)

۳۔ شرک فی العبادات والافعال (صفات کے تقاضوں میں شرک)

23۔ شرک فی الذات سے کیا مراد ہے؟ یا ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 11082048

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو حصہ دار، برابر یا ہمسر یا کسی کو اس کا بیٹا یا بیوی بنانا اس کی ذات میں شرک کرنا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ (النساء:171)

ترجمہ: اور مت کہو کہ تین (معبود) ہیں (اس سے) باز آجاؤ (یہی) تمھارے لیے بہتر ہے۔

24۔ شرک فی الصفات (صفات میں شرک) سے کیا مراد ہے؟ 11082049

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات علم، قدرت، ارادہ اور سمع و بصر کو کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ صفات کسی اور میں بھی ازلی و ابدی ہیں، شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔

25۔ توحید باری تعالیٰ سے متعلق کسی آیت قرآنی کا ترجمہ لکھیے۔ 11082050

جواب: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ترجمہ: اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ (البقرۃ:163)

26۔ شرک کے بارے میں قرآنی آیت لکھیے۔ 11082051

جواب: اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ترجمہ: یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (لقمان:13)

publications.unique.edu.pk

مشقی تفصیلی سوال

1۔ توحید کی اہمیت اور فوائد و ثمرات تحریر کریں۔ (یا) عقیدہ توحید کے موضوع پر ایک مفصل نوٹ لکھیے۔ 11082052-(a)

جواب: **توحید کا مفہوم**

توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا، توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی اہمیت

اسلام میں توحید تمام عقائد میں سب سے اہم اور بنیادی درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے سب نے لوگوں کو توحید کی تبلیغ، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کی عبادت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو توحید کی اسی جبلت اور فطرت پر پیدا فرمایا۔ عقیدہ توحید پر کامل ایمان لائے بغیر کوئی بھی شخص ایمان لانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ (سورۃ الروم:30)

ترجمہ: تو آپ اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا۔

انسان کو اگر اس کی فطری طبیعت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنی فطرت کی آواز پر دین توحید ہی کو اختیار کرے گا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے کیوں کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کی توحید کا تصور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔

جس طرح گھڑی کو دیکھ کر گھڑی ساز کا تصور ذہن میں آتا ہے، اسی طرح اس عظیم الشان کائنات کو دیکھ کر اس کے خالق کا تصور ضرور ذہن میں آتا ہے کیوں کہ کوئی بھی انسان یہ نہیں سوچ سکتا کہ اتنی بڑی کائنات خود بخود وجود میں آسکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ الطّور:35-36)

ترجمہ: کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین نہیں رکھتے۔

آسمان و زمین، مختلف مخلوقات، ان کے رنگ و مزاج کا اختلاف، چشمے، ندیاں اور سمندر، انواع و اقسام کے پودے اور درخت اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ایک ایسی ہستی موجود ہے جو ان سب کو کنٹرول کر رہی ہے۔

کائنات کا نظم و ضبط

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظم و ضبط کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے، تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمھیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔ (سورۃ الملک:34)

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ایک ایک چیز کو ایک خاص ترتیب اور انداز سے پیدا فرمایا ہے اور وہ اپنی ترتیب و تنظیم سے ذرا برابر ادھر اُدھر نہیں ہو سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ (سورۃ یٰسٓ:40)

ترجمہ: نہ سورج سے ہوسکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔

یہ کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات اپنی اپنی تخلیق کا مقصد پورا کر رہی ہیں اور یہ نظام بغیر کسی خلل کے جاری وساری ہے، ان تمام چیزوں کی ترتیب و تنظیم میں تضاد کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا خالق ایک ہے کیوں کہ اگر ایک سے زیادہ خالق ہوتے تو اس کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سورۃ الانبیآء:22)

ترجمہ: اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

اس کائنات اور اس میں موجود دیگر مخلوقات کے ساتھ ساتھ انسانی وجود میں بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (سورۃ الذّٰریٰت:21)

ترجمہ: اور تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

انسانی جسم کا ایک ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتا ہے، انسانی وجود میں جو مواصلاتی نظام پایا جاتا ہے وہ دنیا کے کسی بھی نظام سے کہیں زیادہ مکمل اور پیچیدہ ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہمارے دل سے یہ آواز آئے گی کہ انسانی وجود یقیناً ایک عظیم خالق کی خوب صورت ترین تخلیق ہے، اس انسان اور کائنات کو بنانے والا خالق اکیلا اللہ تعالیٰ ہے، اس میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے۔ یہی عقیدہ، عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی اقسام

توحید کی اقسام درج ذیل ہیں:

توحید فی الذّات

اللہ تعالیٰ اپنی حقیقت اور ذات میں واحد اور یکتا ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کرسکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (سورۃ الروم:40)

توحید اُلوہیت

توحیدِ الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید اُلوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک

publications.unique.edu.pk

نہ کرے۔ (سورۃ الکہف:110)

توحید اسما وصفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما وصفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسما وصفات ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے اسی طرح وہ اپنے اسما وصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

عقیدۂ توحید کے تقاضے

ہمیں عقیدۂ توحید پر ایمان رکھتے ہوئے شرکیہ تصورات اور اعمال سے بچنا چاہیے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ شرک صرف لکڑی یا پتھر کے بت کی پوجا کا نام نہیں بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے یا اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے لَو لگائی جائے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو زبانی طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں لیکن عملاً اپنی اولاد، روزگار، صحت اور دیگر مسائل کو انسانوں کے سامنے اس عاجزی سے پیش کرتے ہیں جس کی مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ توحید کے تقاضوں میں محبت الٰہی، اطاعت الٰہی، خشیت الٰہی، توکل، دعا مانگنا اور نذر ماننا اور صرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

عملی زندگی میں توحید کے فوائد وثمرات

جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے تو اس کے فکر وعمل سے خوش گوار تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن کا جائزہ درج ذیل امور میں لیا جاتا ہے:

عزتِ نفس کی حفاظت

عقیدۂ توحید پر ایمان انسان کو عزتِ نفس عطا کرتا ہے۔ جب انسان یہ پختہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہی قادر مطلق ہے اور تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں تو انسان صرف اللہ تعالیٰ سے لَو لگا لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی سے مانگتا ہے اور اسی کی محبت اور خوف اپنے دل میں بساتا ہے جس سے وہ دنیاوی بتوں اور دیگر جھوٹے معبودوں کے سامنے جھکنے سے بچ جاتا ہے۔

عجز وانکساری کی دولت

عقیدۂ توحید پر ایمان سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ کائنات کی سب سے بالاتر ہستی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، بادشاہی اور اختیار دینے والا بھی وہی ہے اور واپس لینے کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔ عزت اور ذلت کا مالک بھی وہ اکیلا اللہ ہے لہٰذا ایسا شخص عجز وانکسار اختیار کرتا ہے۔

وُسعتِ نظر

عقیدہ توحید کا قائل تنگ نظر نہیں ہوتا کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے جو کائنات کی ہر چیز کا خالق اور سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ عقیدہ توحید کے نتیجے میں مومن کی ہم دردی، محبت اور خدمت عالم گیر ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ ساری خلقِ خدا کی بہتری اور بھلائی کو اپنا نصب العین بنا لیتا ہے۔

رجائیت اور اطمینانِ قلب

عقیدہ توحید کا ماننے والا کبھی مایوس اور ناامید نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت پر آس لگائے رکھتا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم وکریم ہے۔ وہ تمام خزانوں کا مالک ہے اور اس کا فضل بے حد وحساب ہے۔ انسان جس قدر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے، اس کے دل کو اتنا ہی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

publications.unique.edu.pk

عزم وہمّت

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا عزم وحوصلے کا پیکر ہوتا ہے۔ اس کی تمام امیدیں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات سے وابستہ ہوتی ہیں وہ اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہے کہ زندگی میں کیے گئے تمام اچھے اعمال کی جزا آخرت میں ملے گی جس سے اس میں عزم وہمت اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

استقامت اور بہادری

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں استقامت اور بہادری کی صفات پیدا ہوجاتی ہیں۔ عقیدۂ توحید کا حامل شخص یہ پختہ اعتقاد رکھتا ہے کہ زندگی وموت اور نفع ونقصان کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکتا اور اسی کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے، اس اعتقاد کی بدولت وہ بہادری واستقامت کا پیکر بن جاتا ہے۔

قناعت اور اِستغنا

عقیدۂ توحید انسان میں قناعت اور شان بے نیازی کی صفت پیدا کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ رزق کے تمام خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے اور وہ جس سے رزق روک دے ساری کائنات مل کر بھی اس کو کچھ نہیں دے سکتی۔ لہٰذا عقیدہ توحید کا حامل شخص لوگوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور اس میں قناعت کی صفت پیدا ہوجاتی ہے۔

شخصیت کی نشوونما

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسانی شخصیت میں توازن آجاتا ہے۔ انسان کا مقصدِ حیات اور طرزِ زندگی متعین ہوجاتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنے والا ہوتا ہے۔ تنگی ہو یا خوش حالی، وہ اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے۔ وہ ہر چھوٹا بڑا عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے سرانجام دیتا ہے، جس سے اس کی زندگی میں صبر، شکر، توکل، ٹھہراؤ، توازن اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

پرہیزگاری

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ تو دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے، انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ ''خلوت وجلوت میں کہیں بھی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور ہمیشہ نیک اعمال بجالائے''۔ توحید پر ایمان عملِ صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے کیوں کہ انسان کے تمام اعمال اس کے دل کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ عقیدہ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالائے جائیں اور بُرے اعمال سے بچا جائے۔

حاصلِ کلام

عقیدۂ توحید سے محرومی اور شرک کے ارتکاب سے انسان کی عملی زندگی پر خوف ناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اور صرف اپنی ذات کے سامنے جھکنے کا حکم دیا ہے اور اپنے علاوہ کسی کے سامنے نہ جھکنے کی تلقین کی ہے۔ شرک کا ارتکاب کرنے والا شخص جب پتھروں، درختوں، مورتیوں اور دیگر چیزوں کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے تو وہ انسانیت کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند رہیں تاکہ دنیا وآخرت میں کامیابی ہمارا مقدر بنے۔

publications.unique.edu.pk

اضافی مشقی تفصیلی سوال

2۔ شرک کی تعریف کیجیے نیز اس کی اقسام اور نقصانات/ اثرات پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔ 11082052-(b)

جواب: **شرک کے لغوی معنی**

شرک عربی زبان کا لفظ ہے لغوی طور پر شرک کے معنیٰ حصہ داری، ساجھے پن، شامل کرنے اور شریک ٹھہرانے کے ہیں۔ شرک کا متضاد لفظ توحید ہے جس کے لفظی معنیٰ ہیں ایک ماننا اور یکتا جاننا۔

شرک کا اصطلاحی مفہوم

دین کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں اور عبادات و اعمال میں کسی اور کو حصہ دار یا شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کا آغاز

دنیا کا پہلا انسان جو عقیدۂ توحید کا قائل تھا وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے جو اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی تھے۔ انھیں ''ابوالبشر'' بھی کہتے ہیں۔ اُنھوں نے عقیدۂ توحید کی تعلیم دی مگر وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں نے سچی تعلیمات کو بھلا دیا اور ایک کی بجائے کئی خداؤں کو ماننے لگے۔ جس چیز کو ہیبت ناک دیکھا اُس سے خوف زدہ ہو کر اسے دیوتا سمجھ لیا۔ اسی طرح آگ کا دیوتا، سمندر کا دیوتا اور آندھیوں کے دیوتا گھڑ لیے گئے۔ بہت سی چیزوں کو ان کے نفع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنے کی کوشش کی گئی۔ گائے کی پوجا اسی وجہ سے شروع ہوئی۔ یعنی شرک کی ابتدا کی بنیاد خوف اور فائدہ مندی ہے۔ جن اشیا سے خوف اور فائدہ نظر آیا، انھیں معبود بنا لیا گیا۔

شرک کی اقسام

شرک کی تین اقسام ہیں:

(i) شرک فی الذات (ذات باری تعالیٰ میں شرک)　(ii) شرک فی الصفات (صفات باری تعالیٰ میں شرک)

(iii) شرک فی الاعمال والافعال (صفات کے تقاضوں میں شرک)

i۔ ذات الٰہی میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی دوسرے کو حصہ دار بنانا، اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا، کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد یا اس کا باپ سمجھنا ذات الٰہی میں شرک کہلاتا ہے۔ عیسائی عقیدۂ تثلیث یعنی تین خداؤں، مجوسی عقیدۂ ثنویت یعنی دو خداؤں (خیر اور شر) کے قائل ہیں۔ اسی طرح یہود حضرت عُزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں لیکن خود اللہ تعالیٰ اس کی نفی میں فرماتا ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo (الاخلاص:3,4)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

لہٰذا جس طرح دو خداؤں یا تین خداؤں کو ماننا شرک ہے اسی طرح کسی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا بھی شرک ہے۔ دو خداؤں کا تصور ہو یا تین خداؤں کا یا 360 خداؤں کا، یہ تمام تصورات باطل ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہی ہے۔

ii۔ صفاتِ الٰہی میں شرک

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک سے مراد ہے، اللہ تعالیٰ جیسی صفات مثلاً علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادرِ مطلق تصور کرنا اور یہ تصور کرنا کہ جیسی صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں ویسی ہی کسی اور میں موجود ہیں۔

publications.uniqueedu.pk

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی ذاتی ہیں جب کہ مخلوق میں موجود تمام خصوصیات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ ۚ　ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔　(الشوریٰ:11)

iii۔ صفاتِ الٰہی کے تقاضوں میں شرک

اللہ تعالیٰ کی صفات کا تقاضا یعنی عبادت اور حقیقی اطاعت و محبت میں کسی اور کو حق دار سمجھنا۔ اس کی صفات کے تقاضوں میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کارساز، اقتدار اعلیٰ کا مالک سمجھنا اور اس کے قوانین پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے قانون کے مقابلے میں کسی کا قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ عظیم صفات کا مالک ہے، ان صفات کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(الف) اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ　ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔　(الاسراء:23)

(ب) وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ○　(المائدۃ:44)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

شرک کے نقصانات/ اثرات

عقیدۂ توحید سے محرومی اور شرک کے ارتکاب سے انسان کی عملی زندگی پر خوف ناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چند اثرات درج ذیل ہیں:

انسانیت کی توہین

شرک کا ارتکاب کرنے والا شخص جب پتھروں، درختوں، مورتیوں اور دیگر چیزوں کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے تو وہ انسانیت کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُہُ الطَّیۡرُ اَوۡ تَہۡوِیۡ بِہِ الرِّیۡحُ　(سورۃ الحج:31)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے۔

یک سوئی سے محرومی

شرک کے ارتکاب کی وجہ سے انسان خوف اور وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے، پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے، یک سوئی سے محروم ہو جاتا ہے اور فکر و عمل سے عاری ہو جاتا ہے۔

ظلمِ عظیم/ گناہ عظیم

اللہ تعالیٰ نے شرک کو سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ　ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔　(لقمان:13)

حدیث مبارک میں بھی حضور خاتم النبیین ﷺ نے شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: ''شرک''۔ (مسلم:86)

ناقابل معافی جرم/ گناہ

اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دیتا ہے مگر شرک ناقابل معافی جرم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ　(النساء:48)

publications.unique.edu.pk

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ (یہ بات) معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔ لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو بھی چاہے گا بخش دے گا۔

آسمان سے گرنے کے مترادف

وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا گویا وہ آسمان سے (منہ کے بل) گر پڑا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ (الحج:31)

ترجمہ: اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا گویا وہ آسمان سے (منہ کے بل) گر پڑا۔

جنّت حرام ہونا

شرک اس قدر بُرا عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والے پر جنّت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دی ہے۔ ایسے شخص کو دوزخ میں پھینکا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ کے لیے قید ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔ (المائدۃ:72)

ناپاک لوگوں کا عمل

اللہ تعالیٰ نے شرک کرنے والوں کو ناپاک اور نجس قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ:28)

ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک مشرک ناپاک لوگ ہیں۔

جنت پاک لوگوں کا ٹھکانا ہے اور دوزخ ناپاک لوگوں کا، اس لیے مشرکین کا ٹھکانا جہنم ہے۔

انسانی کم زوری

بے شمار مسلمان ایسے ہیں جو زبانی طور پر تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں لیکن عملاً اپنی اولاد، روزگار، صحت اور دیگر مسائل کو انسانوں کے سامنے اسی عاجزی اور اُمید سے پیش کرتے ہیں جس کا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ حق دار ہے۔ انسان کی اس کم زوری کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

ا۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ o لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ o (یٰسٓ:74,75)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور حاکم کو پکڑتے ہیں کہ شاید ان کی مدد کریں، نہ کر سکیں گے ان کی مدد اور وہ ان کے حق میں ایک فریق ہو جائیں گے لا حاضر کیے ہوئے۔

۲۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ (الملک:21)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو تمھیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی بند کرے؟

۳۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اللہ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے گو سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ اس سے چھین بھی نہیں سکتے۔ چاہنے والا اور جس سے طلب کیا جا رہا ہے دونوں ہی کم زور ہیں۔ (الحج:73)

حاصلِ کلام

شرک ایک ایسا گناہِ عظیم ہے جو انسان کو مختلف قسم کے مسائل اور نقصانات سے دوچار کر دیتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا تقاضا ہے کہ شرک سے بچتے ہوئے ہم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں۔ اگر ہم سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے تو شرک سے بچ جائیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدۂ توحید پر سختی سے کاربند رہیں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی ہمارا مقدر بنے۔

publications.unique.edu.pk

(ب) رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات

مشقی کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ رسالت کا لغوی معنٰی ہے: 11082053

(الف) علم حاصل کرنا (ب) پیغام پہنچانا (ج) عبادت کرنا (د) راز جاننا

2۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف بھیجے جانے والے اللہ تعالیٰ کے کلام کو کہتے ہیں: 11082054

(الف) تلاوت (ب) بات (ج) وحی (د) اشارہ

3۔ مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اسے قرار دیا: 11082055

(الف) کذاب (ب) منافق (ج) ملعون (د) افترا پرداز

4۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں: 11082056

(الف) عقیدۂ تقدیر (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ ختمِ نبوت

5۔ جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کثیر تعداد میں جامِ شہادت نوش کر کے دفاع کیا: 11082057

(الف) عقیدۂ ختمِ نبوت کا (ب) مدینہ منورہ کا (ج) مسجد نبوی کا (د) مکہ مکرمہ کا

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

6۔ "نبی" کے معنی ہیں: 11082058

(الف) استاد (ب) پیغام دینے والا (ج) سنانے والا (د) خبر دینے والا

7۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد ہے: 11082059

(الف) ایک لاکھ بیس ہزار (ب) ایک لاکھ (ج) ایک لاکھ چوبیس ہزار (د) ایک لاکھ تیئس ہزار

8۔ جس رسول علیہ السلام کی شریعت نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا: 11082060

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

9۔ سفر معراج جس نبی علیہ السلام کو عطا ہوا: 11082061

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

10۔ اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی علیہ السلام تھے: 11082062

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

11۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی علیہ السلام ہیں: 11082063

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

publications.unique.edu.pk

12۔ ''اُسوۃ'' کے معنی ہیں: 11082064

(الف) فصل (ب) شہر کی فصیل (ج) نمونہ (د) طاقتور

13۔ ''خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ'' سے مراد ہے: 11082065

(الف) اَفضل نبی علیہ السلام (ب) آخری نبی علیہ السلام (ج) مقدم نبی علیہ السلام (د) وسطِ نبی علیہ السلام

14۔ وحی کے لغوی معنی ہیں: 11082066

(الف) کلام کرنا (ب) خبر دینا (ج) اشارہ کرنا/دل میں بات ڈالنا (د) پیغام پہنچانا

15۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لیے مبعوث فرمایا: 11082067

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کو (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو

16۔ قرآن مجید میں ختم نبوت کے لیے اصطلاح استعمال ہوئی ہے: 11082068

(الف) خاتم المرسلین ﷺ (ب) خاتم النّبیّن ﷺ (ج) خاتم الانبیا ﷺ (د) خاتم الرسل ﷺ

17۔ ''حَسَنَۃٌ'' کا معنی ہے: 11082069

(الف) بہترین (ب) اہم ترین (ج) درمیانہ (د) افضل ترین

18۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی مختلف اقوام کی طرف بھیجے: 11082070

(الف) بادشاہ (ب) فرشتے (ج) رسول (د) نیک لوگ

19۔ ختم کے معنی ہیں: 11082071

(الف) خاتمہ (ب) تکمیل (ج) مہر لگانا (د) واضح کرنا

20۔ وحی کی اقسام ہیں: 11082072

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

21۔ نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ کے دور میں جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا: 11082073

(الف) مرزا غلام احمد قادیانی (ب) مسیلمہ کذاب (ج) اسود عنسی (د) سجاح

22۔ مدعیان نبوت میں سے جس نے توبہ کر کے از سر نو اسلام قبول کیا: 11082074

(الف) مسیلمہ کذاب (ب) طلیحہ بن خویلد (ج) اسود عنسی (د) سجاح

23۔ اللہ تعالیٰ جس مقرب فرشتے کے ذریعے نبی علیہ السلام کو پیغام بھیجتا تھا: 11082075

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام (ب) حضرت اسرافیل علیہ السلام
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام (د) حضرت عزرائیل علیہ السلام

24۔ ''اشارہ کرنا'' اور ''چپکے سے دل میں بات ڈالنا'' ہے: 11082076

(الف) وحی (ب) رسالت (ج) عالم گیریت (د) ابدیت

جوابات

1	ب	2	ج	3	الف	4	د	5	الف	6	د

publications.unique.edu.pk

ج	12	د	11	الف	10	د	9	د	8	ج	7
ج	18	الف	17	ب	16	د	15	ج	14	ب	13
الف	24	الف	23	ب	22	ب	21	الف	20	ج	19

مشقی مختصر سوالات

1۔ وحی کا معنٰی ومفہوم بیان کریں۔ 11082077

جواب: وحی کے لغوی معنٰی ''اشارہ کرنا'' اور ''چپکے سے دل میں بات ڈال دینا'' وغیرہ کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے پیغام بھیجنا، براہِ راست اس کے دل میں بات ڈال دینا، پردے کے پیچھے سے اُسے سنوا دینا ''وحی'' کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرمائے۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کی حفاظت کے حوالے سے مختصراً تحریر کریں۔ 11082078

جواب: سابقہ آسمانی کتابوں کی طرح، سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات بھی محفوظ حالت میں نہیں ملتے، لیکن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنّت کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات اور حالاتِ زندگی محفوظ حالت میں موجود ہیں۔ جن سے قیامت تک آنے والے انسان راہ نمائی لیتے رہیں گے۔

3۔ وحی متلو اور غیر متلو میں فرق واضح کریں۔ 11082079

جواب: وحی کی دو اقسام ہیں:

☆ وحی مَتلُو ☆ وحی غیر مَتلُو

وحی متلو

وحی متلو سے مراد ایسی وحی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے جیسا کہ قرآن مجید۔

وحی غیر متلو

وحی غیر متلو سے مراد ایسی وحی ہے جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے قلبِ مبارک پر صرف معانی ومضامین کی شکل میں القا کی گئی ہو اور ان معانی کو آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے کبھی اپنے الفاظ سے، کبھی اپنے افعال سے اور کبھی دونوں سے بیان فرمایا ہو۔

4۔ رسالت محمدی خاتم النبیین ﷺ کی دو امتیازی خصوصیات لکھیے۔ 11082080

جواب: ۱۔ عمومیت ۲۔ پہلی شریعتوں کا نسخ ۳۔ کاملیت ۴۔ حفاظتِ کتاب ۵۔ جامعیت

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کوئی سے چار معجزات تحریر کریں۔ 11082081

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نبوت کے ثبوت کے طور پر بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ قرآن وحدیث میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بے شمار معجزات کا ذکر موجود ہے مثلاً: واقعہ اسراء ومعراج، جسمِ اطہر سے خوش بو آنا، فرشتوں کے ذریعے نبی کریم

publications.unique.edu.pk

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدد کرنا، چاند کے دو ٹکڑے ہونا، درختوں اور پتھروں سے ہم کلام ہونا، جانوروں کا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ سے کلام کرنا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، کھانے پینے کی چیزوں میں دستِ مبارک کی برکت کا نزول ہونا، لعابِ دہن کا شفا بن جانا اور جوامع الکلم یعنی جامع کلمات کا حامل ہونا وغیرہ۔ جامع کلمات، ان کلمات کو کہتے ہیں جن کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ عقیدۂ رسالت سے کیا مراد ہے؟ 11082082

جواب: رسالت کے لغوی معنی ''پیغام پہنچانا'' کے ہیں۔ عقیدہ رسالت سے مراد اس بات پر ایمان رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا۔ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں انبیائے کرام علیہم السلام کو وحی کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا۔

7۔ 1973ء کے آئین پاکستان میں مسلمان کی کیا تعریف کی گئی ہے؟ 11082083

جواب: آئین پاکستان (1973ء) میں مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ''مسلمان وہ ہے جو اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے۔'' چناں چہ جو شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کے بعد کسی حیثیت اور لحاظ سے کسی مدعی نبوت کو نبی یا مصلح مانے، وہ کذّاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

8۔ عالم گیریت/عمومیت سے کیا مراد ہے؟ 11082084

جواب: حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ سے قبل جتنے انبیا علیہم السلام اور رسل علیہم السلام تشریف لائے ان کی نبوت و رسالت خاص قوم یا علاقے تک محدود تھی۔ مگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی نبوت و رسالت عالم گیر ہے اور قیامت تک ساری اقوام اور علاقوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (سورۃ الاعراف:158)

ترجمہ: آپ فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

9۔ کاملیت سے کیا مراد ہے؟ 11082085

جواب: کاملیت سے مراد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی آمد پر اپنے کمال کو پہنچ کر مکمل ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کو دین کامل عطا فرمایا گیا یعنی حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہمیشہ کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی تعلیمات کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا گیا اور کسی مسئلے پر بھی اضافے یا کمی کی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی رسالت کامل ترین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ (سورۃ المائدہ:3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

10۔ ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے؟ (یا) عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ 11082086

جواب: ختم کے معنی مہر لگانا، بند کرنا، کے ہیں۔ ختم نبوت سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع کیا اس میں یکے بعد دیگرے کئی انبیا کرام علیہم السلام آئے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر ختم ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی شریعت نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ آپ

publications.unique.edu.pk

خاتم النبیین ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قیامت تک کے لوگوں کے لیے صرف آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت کی اتباع ضروری ہے اور کسی نئے شخص کو نبی ماننا کفر ہے۔ حضور رحمت عالم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ اس بات پر پختہ ایمان ''عقیدہ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

11۔ ختم نبوت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔ (یا) آپ خاتم النبیین ﷺ آخری نبی ہیں آیت قرآنی سے وضاحت کیجیے۔ 11082087

جواب: مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: ''نہیں ہیں محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّٖن ہیں۔''

12۔ جھوٹے مدّعیان نبوت میں سے چند ایک کے نام لکھیے۔ 11082088

جواب: ۱۔ مسیلمہ کذاب ۲۔ اسود عنسی ۳۔ طلیحہ بن خویلد ۴۔ سجاح بنت حارث ۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی

13۔ ختم نبوت پر درسی کتاب میں موجود حدیث بیان کریں۔ 11082089

جواب: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ (صحیح بخاری:3535)

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (صحیح بخاری:3455)

14۔ وحی کی کتنی اقسام ہیں؟ نام بھی لکھیں۔ 11082090

جواب: وحی کی دو اقسام ہیں

۱۔ وحی متلو ۲۔ وحی غیر متلو

15۔ رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات سے کیا مراد ہے؟ 11082091

جواب: اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی صفات کو آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات میں جمع کر دیا تھا بلکہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو مزید بے شمار خصوصیات ایسی عطا فرمائیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے کسی نبی یا رسول کو عطا نہیں کی گئیں تھیں۔ ان صفات کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی امتیازی خصوصیات کہا جاتا ہے، مثلاً: ختم نبوت، محفوظ کتاب، شفاعت، حوض کوثر اور مقام محمود وغیرہ۔

عقیدۂ رسالت پر ایمان اس وقت تک درست اور مکمل نہیں ہوتا، جب تک رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی امتیازی حیثیت کا اقرار نہ کر لیا جائے۔

16۔ عقیدۂ ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا موقف اور طرزِ عمل بیان کریں۔ 11082092

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بات پر متفق تھے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کے وجود کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا۔ اس جنگ میں سیکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے جن میں کثیر تعداد میں حفاظ کرام شامل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر اس شخص کے خلاف برسرِ پیکار ہو گئے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں مسیلمہ کذاب کے علاوہ اسود عنسی، سجاح اور طلیحہ وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تمام مدعیان نبوت کے خلاف قتال کیا۔

publications.unique.edu.pk

17۔ ختم نبوت کے معاملے میں امت کا اجماعی فیصلہ کیا ہے؟ 11082093

جواب: اُمت مسلمہ ختم نبوت کے معاملے میں کبھی ابہام کا شکار نہیں رہی۔ عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی امت کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔

18۔ جوامع الکلم سے کیا مراد ہے؟ 11082094

جواب: جوامع الکلم، ان کلمات کو کہتے ہیں جن کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔ یہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

19۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری اور سچا نبی ماننے کا کیا تقاضا ہے؟ 11082095

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین پر عمل کریں اور اس دین کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو جھوٹا اور کذاب جانیں۔ قرآن مجید اور ہمارے پیارے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اسوۂ حسنہ پوری انسانیت کی راہ نمائی کے لیے کافی ہے اور ان میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے انسان کے لیے ہدایت کا سامان موجود ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

1۔ عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 11082096-(a)

جواب:

عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نبوت کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر ایک محفوظ، جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل کی گئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو ایک مکمل اور کامل شریعت عطا کی گئی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت نے تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ''خَاتَمَ النَّبِيّن'' یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ آپ کو آخری نبی قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: ''نہیں ہیں محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّن ہیں۔''

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ میں عقیدۂ ختم نبوت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ (صحیح بخاری:3535)

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

publications.uniqueedu.pk

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (صحیح بخاری: 3455)

ختم نبوت کے بارے میں ایک اور حدیث مبارک میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان موجود ہے:

ترجمہ: ''بے شک رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی ہے۔'' (جامع ترمذی: 2272)

عقیدۂ ختم نبوت پر اجماع امت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دور میں مسیلمہ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا جس کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کذاب (جھوٹا) کہہ کر مذمت فرمائی اور اس کے خلاف جہاد کیا گیا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت مسلمہ کا اجماع (اتفاق) ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بات پر متفق تھے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کے وجود کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا۔ اس جنگ میں سیکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے جن میں کثیر تعداد میں حفاظ کرام شامل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر اس شخص کے خلاف برسر پیکار ہو گئے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں مسیلمہ کذاب کے علاوہ اسود عنسی، سجاح اور طُلَیحہ وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تمام مدعیان نبوت کے خلاف جنگ کر کے انھیں قتل کر دیا۔ ان مدعیان نبوت میں سے طلیحہ بن خویلد نے توبہ کر کے از سر نو اسلام قبول کیا۔ عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہی امت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب قرار دیا جائے گا۔

آئین پاکستان اور ختمِ نبوت

آئین پاکستان (1973ء) میں مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ''مسلمان وہ ہے جو اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے۔'' چناں چہ جو شخص آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی حیثیت اور لحاظ سے کسی مدعی نبوت کو نبی یا مصلح مانے، وہ کذّاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے عقلی دلائل

عقیدۂ ختم نبوت کے عقلی دلائل بھی ہیں جیسے دین کا مکمل ہونا، قرآن مجید میں مذکور ہے اور جب دین مکمل ہو جائے تو عقلی طور پر بھی کسی اور نبی یا دین کی ضرورت نہیں رہتی، اسی طرح قرآن مجید اور سیرت طیبہ کے محفوظ ہونے میں بھی ختم نبوت کی عقلی دلیل ہے۔ اگر کتاب ہدایت اور سیرت طیبہ محفوظ نہ ہوتی تو اس کے ازالے کے لیے وحی کی ضرورت پڑ سکتی تھی مگر اب اس کی بالکل بھی ضرورت نہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد اب کسی قسم کا کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا کیوں کہ:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

۲۔ قیامت تک ہر قوم اور ہر دور کے انسانوں کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت عام ہے اور سب کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیم کافی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ پر دین مکمل کر دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت ہر لحاظ سے کامل ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات، ہدایات کی مکمل ترین شکل ہیں۔ اس لیے اب کسی دوسرے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ کتاب چودہ سو سال سے بھی

publications.unique.edu.pk

زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود اس شان سے محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی ردّ و بدل نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔

۵۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں جو تمام دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے۔

عقیدہ ختمِ نبوت کا تقاضا

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین پر عمل کریں اور اس دین کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ قرآن مجید اور ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین ﷺ کا اسوۂ حسنہ پوری انسانیت کی راہ نمائی کے لیے کافی ہے اور ان میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے انسان کے لیے ہدایت کا سامان موجود ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں۔ دعوتِ دین اور حفاظتِ دین کا فریضہ اب آخری امت ہونے کے ناطے سے مسلمان امت کا ہے۔ اس لیے اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے سرانجام دیں اور انکارِ ختم نبوت والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

اضافی مشقی تفصیلی سوال

2۔ رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات تفصیل سے بیان کیجیے۔ 11082096-(b)

جواب: **رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات**

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات کو امام الانبیاء علیہم السلام بنایا اور جو کمالات سابقہ انبیا کرام علیہم السلام کو عطا فرمائے وہ سب آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات میں جمع فرما دیے۔ بقول مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ:

حُسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضا داری
آنچہ خُوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات بے شمار کمالات و خصوصیات کا مجموعہ ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

عالم گیریت

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے قبل جتنے انبیا کرام علیہم السلام اور رسل علیہم السلام تشریف لائے ان کی نبوت و رسالت خاص قوم یا علاقے تک محدود تھی۔ مگر آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت عالم گیر ہے اور قیامت تک ساری اقوام اور علاقوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًاo (الاعراف:158)

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

publications.unique.edu.pk